سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2021

جمعتہ المبارک، 29۔ جنوری 2021

(یوم الجمع، 15۔ جمادی الثانی 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28 : شمارہ 3

131

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29۔ جنوری 2021

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ مسودہ قانون ایمرسن یونیورسٹی ملتان 2021

ایک وزیر مسودہ ایمرسن یونیورسٹی، ملتان 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ مسودہ قانون پنجاب سیاحت، ثقافت و قومی ورثہ اتھارٹی 2021

ایک وزیر مسودہ قانون پنجاب سیاحت، ثقافت و قومی ورثہ اتھارٹی 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ مسودہ قانون پنجاب (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

132

(بی) عام بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

133

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 29۔ جنوری 2021

(یوم الجمع، 15۔ جمادی الثانی 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 59 منٹ پر زیر صدارت جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا
فَخُوْرَا ۙ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ
يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴿۳۷﴾

سورۃ النِّسَآء آیات 36 تا 37

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مُسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ اللہ احسان کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے اور تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ جو خود بھی بخل کریں اور لوگوں کو بھی بخل سکھائیں اور جو (مال) اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اُسے چُھپا چُھپا کر رکھیں اور ہم نے ناشُکروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ تو گرا کے خوش ہوئے خوش ہوئے مصطفیٰ اٹھا کے خوش ہوئے خوش ہوئے
خانہ خدا سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سارے بت گرا کے خوش ہوئے خوش ہوئے
ابو بکر نبی کے دین پر سارا گھر لٹا کے خوش ہوئے خوش ہوئے
ابو بکرؓ کو پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جانشیں بنا کے خوش ہوئے خوش ہوئے
پیارے مصطفیٰ حسینؓ کو کاندھوں پر بٹھا کے خوش ہوئے خوش ہوئے
بے سہارا اور یتیم کو وہ گلے لگا کر خوش ہوئے خوش ہوئے

تعزیت

معزز ممبر محترمہ شاہینہ کریم کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ہماری معزز ممبر شاہینہ کریم کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے ۔

(اس مرحلہ پر مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئرمین: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے، آج کے ایجنڈے پر محکمہ خزانہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے ۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ابھی نہیں۔سوالات کے فوراً بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! اجازت دے دیں میں نے دینی مسئلے کے متعلق بات کرنا تھی۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! انشاءاللہ وقفہ سوالات کے فوراً بعد بات کر لیتے ہیں۔پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات(جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سردار صاحب! میں نے معزز ممبر کو فلور دیا ہے آپ انہیں سوال کرنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: شکریہ۔جناب چیئرمین! سوال نمبر 1429 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دی بنک آف پنجاب کے صدر کی تعیناتی و دیگر مراعات سے متعلقہ تفصیلات

***1429: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) دی بنک آف پنجاب کا صدر کون ہے اس عہدہ کے لئے اہلیت کیا ہے اس کے SOP کیا ہیں کتنی مدت کے لئے تعینات ہوتا ہے جب سے بنک بنا ہے کون کون اس عہدے پر فائز رہے ہیں ان کی مراعات، تنخواہ اور اعزازیہ کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) دی بنک آف پنجاب کی کتنی برانچز ہیں کتنی مالیت کا بنک ہے اس کی سالانہ آمدن و اخراجات 17-2016 اور 18-2017 سے آگاہ کریں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر FD(W&M)7-7/2018 بتاریخ 26.04.2019 کو سید محمد طالب رضوی کو بطور صدر / سی ای او بنک آف پنجاب تعینات کیا۔ سید محمد طالب رضوی کا فٹ اینڈ پراپر ٹیسٹ (ایف پی ٹی) بنک دولت پاکستان کو بذریعہ لیٹر نمبر Ho/Corp.Affairs/19/271 مورخہ 26.04.2019 کو ارسال کیا گیا۔ اس سلسلے میں ابھی تک بنک دولت پاکستان کے جواب کا انتظار ہے۔
پوسٹ کے لئے اہلیت کا معیار بنک دولت پاکستان کے پروڈیشنل ریگولیشن G-1 اور فٹ اینڈ پراپر ٹیسٹ (ایف پی ٹی) کے لئے جاری کردہ ہدایات بذریعہ BPRD سرکولر نمبر 4، 2007 مورخہ 23.04.2007 بشمول اب تک کی جانے والی ترامیم کے مطابق کیا گیا۔
بنک آف پنجاب ایکٹ 1989 کی شق نمبر 11(1) کے تحت صدر / سی ای او کی تعیناتی کی مدت 5 سال ہے۔ جب سے بنک بنا ہے تب سے اب تک کے تمام مینجنگ ڈائریکٹر / صدور کی تنخواہوں اور اعزازیہ کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مورخہ 30.04.2019 تک دی بنک آف پنجاب کی مندرجہ ذیل برانچیں ہیں۔

ٹوٹل ریٹیل بنکنگ برانچیں	:	492
ٹوٹل ہول سیل بنکنگ برانچیں	:	10
ٹوٹل اسلامک برانچیں	:	74
ٹوٹل برانچیں	:	576

بنک آف پنجاب کی مالیت، آمدن و اخراجات برائے سال 17-2016 اور 18-2017 کی تفصیلات تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ اس وقت دی بنک آف پنجاب کا صدر کون ہے اس عہدہ کے لئے اہلیت کیا ہے۔ محکمے کی طرف سے جو جواب آیا ہے وہ آپ خود ملاحظہ فرمالیں، جواب میں بتا رہے ہیں کہ حکومت پنجاب نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر FD(W&M)7-7/2018 بتاریخ 26.04.2019 کو سید محمد طالب رضوی کو بطور صدر / سی ای او بنک آف پنجاب تعینات کیا۔ سید محمد طالب رضوی کا فٹ اینڈ پراپر ٹیسٹ 26-4-2019 کو بھجوایا گیا جس کا ابھی تک سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب سٹیٹ بنک نے اجازت نہیں دی تو ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ سٹیٹ بنک کو 25-4-2019 کو ٹیسٹ بھجوایا گیا اور آج 29 جنوری 2021 ہے ابھی تک اس کا جواب کیوں نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! یہ بہت پرانا سوال put up ہوا تھا اور اُس وقت جو factual position تھی وہ ان سے share کی گئی البتہ اب میں اپنے فاضل ممبر کو اس کی latest position بتا دیتا ہوں۔ اس بارے میں ایک پورا process run ہوا ہے اور اخبار میں اشتہار دینے کے بعد تین لوگوں کو short list کیا گیا جن میں آصف باجوہ، ظفر مسعود اور عدنان غنی شامل تھے۔ اس حوالے سے ایک Selection Committee تشکیل دی گئی جس کو سابق گورنر سٹیٹ بنک ڈاکٹر عشرت صاحب نے head کیا تھا۔ یہ تینوں لوگ بڑے اچھے، معتبر نام اور منجھے ہوئے professionals ہیں۔ آج کل بنک آف پنجاب کے صدر ظفر مسعود ہیں جن کو اس کمیٹی نے select کیا اور وہ اس عہدے پر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ یہ selection کا ایک پورا process تھا۔ جب پنجاب حکومت کسی شخص کی selection کر لیتی ہے تو پھر یہ نام سٹیٹ بنک آف

پاکستان کو جاتا ہے جہاں پر ایک proper fit in test کیا جاتا ہے۔اس proper fit in test پر ظفر مسعود صاحب کا نام منظور کیا گیا اور اب یہ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ خود ملاحظہ فرمالیں کہ جو جواب جناب وزیر خزانہ نے ابھی دیا وہ اس printed جواب سے بالکل مختلف ہے۔

جناب چیئرمین: محترم وزیر خزانہ نے اس حوالے سے آپ کو latest position سے آگاہ کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ Rules of Procedure کو دیکھ لیں۔ آج منسٹر صاحب نے جو on the floor of the House جواب دیا ہے وہ printed جواب میں موجود ہونا چاہئے تھا۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! انہوں نے آپ کو update جواب دیا ہے اگر آپ مزید کوئی ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں یہ پوچھا تھا کہ بنک آف پنجاب کی کتنی برانچیں ہیں، کتنی مالیت کا بنک ہے، اس کی سالانہ آمدن و اخراجات 17-2016 اور 18-2017 سے آگاہ کریں۔اس کے جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ ٹوٹل ریٹیل بنکنگ کی 492 برانچیں ہیں، ہول سیل بنکنگ کی 10 برانچیں اور اسلامک بنک کی 74 برانچیں ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ریٹیل، ہول سیل اور اسلامک بنکنگ میں کیا فرق ہے؟

جناب چیئرمین: ملک صاحب! یہ تو fresh question بنتا ہے لہٰذا اس کے لئے آپ نیا سوال دے دیں۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! آپ کی اجازت ہو تو اپنے سوال کا نمبر بولنے سے پہلے میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک اہم گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میری ارکان اسمبلی کے لئے ڈرائیونگ لائسنس، پاسپورٹ، شناختی کارڈ کی سہولت فراہم کرنے کے لئے اسمبلی بلڈنگ میں counter کے قیام کے حوالے سے

درخواست ہے۔ ارکان اسمبلی کو اپنی مصروفیات کی وجہ سے ڈرائیونگ لائسنس، پاسپورٹ اور شناختی کارڈ وغیرہ بنوانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا متعلقہ اداروں کو ہدایت کی جائے کہ وہ اسمبلی کے ہر اجلاس میں کم از کم دو روز کے لئے ایوان میں اپنا counter قائم کریں تاکہ تمام ارکان اسمبلی خواہ وہ اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں یا حکومتی ممبران ہیں وہ سب ان سہولیات سے مستفید ہو سکیں۔ اس حوالے سے آپ کی رولنگ کی درخواست ہے۔

جناب چیئرمین: یہ بہت اچھی تجویز ہے۔ سیکرٹری اسمبلی اس حوالے سے تمام متعلقہ اداروں کو خط لکھ کر اپنے counter قائم کرنے کی ہدایت کریں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سید عثمان محمود! اب اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1530 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس میں عملہ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1530*: سید عثمان محمود: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس رحیم یار خان میں کتنا عملہ مع افسران کام کر رہے ہیں؟

(ب) دفتر ہذا میں کون سے سکیلز کی کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں ان اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) صوبائی حکومت کے زیر سایہ کل 47 سیٹوں میں سے 29 آفیسر / آفیشل کام کر رہے ہیں اور باقی سیٹیں خالی ہیں۔

نام اسامی	منظور شدہ اسامیاں	ورکنگ	خالی اسامیاں
ڈسٹرکٹ اکاونٹس آفیسر	02	02	00
ڈپٹی ڈسٹرکٹ اکاونٹس آفیسر	05	04	01

اکاؤنٹنٹ	05	01	04
ڈپٹی اکاؤنٹنٹ	21	13	08
کمپیوٹر آپریٹر	02	00	02
جونیئر کلرک	01	00	01
جنریٹر آپریٹر	01	01	00
دفتری	01	01	00
نائب قاصد	06	05	01
خاکروب	01	01	00
چوکیدار	02	01	01
میزان	47	29	18

وفاقی حکومت کے زیر سایہ کل 39 سیٹوں میں سے 20 آفیسر / آفیشل کام کر رہے ہیں اور باقی سیٹیں خالی ہیں۔

نام اسامی	منظور شدہ اسامیاں	ورکنگ	خالی اسامیاں
ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر	01	01	00
ڈپٹی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر	03	02	01
سینئر آڈیٹر	27	13	14
جونیئر آڈیٹر	04	03	01
نائب قاصد	04	01	03
میزان	39	20	19

حکومت کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبائی حکومت کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکیل نمبر 17 ڈپٹی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر کی کل 5 اسامیاں ہیں جن پر 4 آفیسرز کام کر رہے ہیں باقی 1 اسامی مورخہ 02.02.2017 سے خالی ہے جس کی Appointing Authority گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اسامیوں کی بھرتی کا سلسلہ جاری ہے۔ جو جلد مکمل ہو جائے گا۔

سکیل نمبر 17 اکاؤنٹنٹ کی کل 5 اسامیاں ہیں جن پر 1 آفیسر کام کر رہا ہے باقی 4 اسامیاں 27.08.2018 سے خالی ہیں۔ جس کی Appointing Authority گورنمنٹ آف

پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف انسپکٹر آف ٹریژری ہے۔ خالی اسامی کے لئے ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی میٹنگ جلد ہی منعقد ہو گی۔

سکیل نمبر 16 ڈپٹی اکاؤنٹنٹ کی کل 21 اسامیاں ہیں جن پر 13 آفیشل کام کر رہے ہیں باقی 08 اسامیاں مورخہ 1988 سے خالی آ رہی ہیں جس کی Appointing Authority گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف انسپکٹر آف ٹریژری ہے۔ اسامیوں کی بھرتی کا سلسلہ جاری ہے جو جلد مکمل ہو جائے گا۔

سکیل نمبر 12 کمپیوٹر آپریٹر کی کل 02 اسامیاں ہیں جن پر کوئی آفیشل کام نہیں کر رہا۔ باقی 02 اسامیاں مورخہ 19.06.2017 سے خالی ہیں جس کی Appointing Authority گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف انسپکٹر آف ٹریژری ہے۔ اسامیوں کی بھرتی کا سلسلہ جاری ہے جو جلد مکمل ہو جائے گا۔

سکیل نمبر 11 جونیئر کلرک کی کل ایک اسامی ہے جس پر کوئی آفیشل کام نہیں کر رہا۔ باقی 02 اسامیاں مورخہ 11.10.2017 سے خالی ہیں جس کی Appointing Authority گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ چیف انسپکٹر آف ٹریژری ہے۔ اسامیوں کی بھرتی کا سلسلہ جاری ہے جو جلد مکمل ہو جائے گا۔

سکیل نمبر 01 نائب قاصد کی کل 6 اسامیاں ہیں جن پر 05 آفیشل کام کر رہے ہیں باقی ایک اسامی مورخہ 19.06.2017 سے خالی ہے جس کی Appointing Authority ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر ہے۔ گورنمنٹ کی پابندی کی وجہ سے اسامیاں خالی ہیں۔

سکیل نمبر 01 چوکیدار کی کل 2 اسامیاں ہیں جن پر 01 آفیشل کام کر رہا ہے باقی 01 اسامی مورخہ 01.04.2012 سے خالی ہے جس کی Appointing Authority ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر ہے۔ گورنمنٹ کے بین کی وجہ سے اسامی خالی ہے۔

وفاقی حکومت کی اسامیوں کی تفصیل:

سکیل نمبر 17 اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر کی کل 03 اسامیاں ہیں جن پر 02 آفیسر کام کر رہے ہیں باقی 1 اسامی مورخہ 28.02.2019 سے خالی ہے جس کی Appointing Authority کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس ہے۔

سکیل نمبر 16 سینئر آڈیٹر کی کل 27 اسامیاں ہیں جن پر 13 آفیشل کام کر رہے ہیں باقی 14 اسامیاں مورخہ 1973 سے خالی آ رہی ہیں جس کی Appointing Authority کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس ہے۔

سکیل نمبر 11 جونیئر آڈیٹر کی کل 05 اسامیاں ہیں جن پر 03 آفیشل کام کر رہے ہیں باقی 02 اسامیاں مورخہ 12.02.2016 سے خالی ہیں جس کی Appointing Authority اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب ہے۔

سکیل نمبر 01 نائب قاصد کی کل 03 اسامیاں ہیں جن پر 01 آفیشل کام کر رہا ہے باقی 02 اسامیاں مورخہ 01.02.2016 سے خالی ہیں جس کی Appointing Authority اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میں نے معزز وزیر خزانہ سے سوال کیا تھا کہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس رحیم یار خان میں کتنی اسامیاں پُر اور کتنی خالی ہیں؟ مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ صوبائی حکومت کے زیر سایہ ادارے میں کل 18۔اسامیاں خالی ہیں جبکہ وفاقی حکومت کے زیر سایہ ادارے میں کل 19۔اسامیاں خالی ہیں۔جواب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بیشتر اسامیاں 1988 سے خالی چلی آ رہی ہیں۔ پہلے تو حکومت اور فنانس منسٹری ہم سے بہت دُور رہتی تھی لیکن اب تو حکومت رحیم یار خان کی ہے اور فنانس منسٹری بھی رحیم یار خان کی ہے۔ معزز وزیر خزانہ وضاحت فرمادیں کہ یہ اسامیاں آج کی تاریخ تک کیوں خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میرے فاضل ساتھی نے پوچھا ہے کہ ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے حوالے سے موجودہ حکومت نے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں؟ میں ان کو بتاتا چلوں کہ 18 میں سے 14 خالی اسامیاں پُر کر لی گئی ہیں۔ ہم نے پبلک سروس کمیشن کے ذریعے merit پر ان اسامیوں کو fill کیا ہے۔ ہم نے صوبہ پنجاب میں 123۔ اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت ضلع رحیم یار خان میں فنانس ڈیپارٹمنٹ کی خالی اسامیاں almost fill ہو چکی ہیں۔ شکریہ

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محترم وزیر خزانہ تھوڑی سی وضاحت فرما دیں، یہ میں اپنی ذاتی information کے لئے پوچھ رہا ہوں کہ وفاقی حکومت کے زیر سایہ اور صوبائی حکومت کے زیر سایہ الگ الگ اسامیاں ہیں۔ اگر آپ جواب کو دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ یہ almost similar offices ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ وہی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر وفاقی حکومت کے ماتحت ہے اور چند ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسرز صوبائی حکومت کے ماتحت بھی ہیں۔ اسی طرح ڈپٹی ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر، اکاؤنٹنٹ اور ڈپٹی اکاؤنٹنٹ وفاقی اور صوبائی حکومت دونوں کے ماتحت بھی ہیں۔ میں صرف اپنے knowledge کے لئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ Why are the same officers under the Provincial Government and the Federal Government in the same district?

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! معزز رکن نے بڑا pertinent سوال پوچھا ہے۔ میں اس پر عرض کرتا چلوں کہ We are part of the federation. وفاقی حکومت اپنے accounts and expenditures maintain کرتی ہے۔ جس طرح صوبہ پنجاب کا ایک اپنا ADP ہے اسی طرح وفاقی حکومت کا ایک Public Sector Development Programme(PSDP) ہوتا ہے۔ ان کے اپنے measures اور ہمارے اپنے measures ہوتے ہیں۔ پنجاب کی حد تک ہم جواب میں آپ کو clarity دے چکے ہیں۔ البتہ یہ بتاتا چلوں کہ command and control ہونا بہت ضروری ہے۔ پنجاب کے مختلف اضلاع میں محکمہ خزانہ کے زیر سایہ District Accounts Offices میں ہم نے خالی

اسامیوں کے against بھرتیاں کرنے کا فیصلہ کیا اور جن اسامیاں کو fill کیا گیا ہے ان میں سب سے زیادہ اسامیاں ڈپٹی اکاؤنٹنٹ کی ہیں تاکہ مستقبل میں آڈٹ پیرا کا کوئی issue پیدا نہ ہو سکے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا سوال بھی سید عثمان محمود کا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1531 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پنجاب ریونیو اتھارٹی کے دفتر، ملازمین اور وصولی ہدف سے متعلقہ تفصیلات

*1531: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام کب عمل میں آیا اور اس کا مقصد کیا ہے؟

(ب) ضلع رحیم یار خان میں اس کا دفتر کہاں ہے اور اس میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) سال 18۔2017 میں اتھارٹی کا ضلع ہذا میں وصولی کا ہدف کتنا تھا کیا ٹارگٹ پورا کیا گیا اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام پنجاب ریونیو اتھارٹی ایکٹ کے ذریعے وجود میں آیا اور ادارہ ہذا نے یکم جولائی 2012 سے باقاعدہ کام کا آغاز کیا۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی کا مقصد صوبہ پنجاب میں خدمات پر سیلز ٹیکس وصول کرنا ہے۔

(ب) پنجاب ریونیو اتھارٹی رحیم یار خان کا دفتر گذشتہ سال یکم نومبر کو قیام عمل میں آیا اور یہ کینال ایونیو عباسیہ ٹاؤن رحیم یار خان میں واقع ہے۔

پنجاب ریونیو اتھارٹی رحیم یار خان آفس میں ملازمین کی تعداد درج ذیل ہے۔

1۔	انفورسمنٹ آفیسر	01
2۔	اسسٹنٹ	01
3۔	ڈرائیور	01

-4	نائب قاصد	01
-5	چوکیدار	01

(ج) سال 18-2017 کے دوران ضلع رحیم یار خان ملتان کمشنری کا حصہ تھا اور ضلع رحیم یار خان کو الگ سے ٹارگٹ نہیں دیا گیا تھا ملتان کمشنری کو دیا گیا ٹارگٹ جس میں ضلع رحیم یار خان بھی شامل تھا، درج ذیل ہے۔

مقرر کردہ ٹارگٹ 2.50 ارب روپے

حاصل کردہ ٹارگٹ 4.42 ارب روپے

177 فیصد

جناب چیئرمین: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! محترم وزیر خزانہ سے میرا یہ سوال رحیم یار خان میں پنجاب ریونیو اتھارٹی کے قیام کے حوالے سے تھا۔ مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام پنجاب ریونیو اتھارٹی ایکٹ کے ذریعے وجود میں آیا اور ادارہ ہذا نے یکم جولائی 2012 سے باقاعدہ کام کا آغاز کیا۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی کا مقصد صوبہ پنجاب میں خدمات پر سیلز ٹیکس وصول کرنا ہے۔ اسی طرح جز(ج) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سال 18-2017 کے دوران ضلع رحیم یار خان ملتان کمشنری کا حصہ تھا اور ضلع رحیم یار خان کو الگ سے ٹارگٹ نہیں دیا گیا تھا۔ ملتان کمشنری کو جو ٹارگٹ دیا گیا اس میں ضلع رحیم یار خان بھی شامل تھا۔ ہمارے ضلع کو 2.50 ارب روپے کی وصولی کا ٹارگٹ دیا گیا تھا اور الحمدللہ ضلع رحیم یار خاں نے 4.42 ارب روپے وصول کئے ہیں۔ یہ 177 فیصد بنتا ہے جو کہ دیئے گئے ٹارگٹ سے زیادہ ہے۔ تو میرا honorable فنانس منسٹر سے سوال یہ ہے کہ as of today کیا ہمارا ضلع ابھی بھی ملتان کمشنری کا حصہ ہے اور یہ under what jurisdiction apply کرتا ہے۔ اگر ہمارا حاصل کردہ ٹارگٹ 177 فیصد زیادہ تھا تو ہمیں ADP/PSDP میں جو حصہ دیا گیا وہ ہمارے مقررہ بجٹ سے زیادہ دیا گیا؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! ہماری حکومت آنے سے پہلے رحیم یار خان کو as part of Multan commissionerate لیا جاتا تھا تو ہماری حکومت میں رحیم یار خان کو

regionally طور پر لیا گیا تو میں ممبر موصوف کو بتاتا چلوں کہ ہم نے آتے ہی 19-2018 میں رحیم یار خان کو separate office بنایا اُس کا ٹارگٹ 500.9 ملین روپے رکھا گیا اور اُس سال 545 ملین روپے ٹارگٹ achieve کیا۔ سال 20-2019 میں رحیم یار خان کا ٹارگٹ 402 ملین روپے رکھا گیا کیونکہ Covid کی وجہ سے یہ revised ٹارگٹ تھا اور ضلع رحیم یار خان نے 446.9 ملین روپے ٹارگٹ achieve کیا۔ 21-2020 رواں مالی سال میں جولائی سے لے کر اکتوبر تک کا ٹارگٹ 135 ملین روپے تھا اور رحیم یار خان اپنا ٹارگٹ achieve کرنے میں کامیاب ہے اور ان 4 ماہ میں 140 ملین روپے کا ٹارگٹ achieve کیا۔

سید عثمان محمود: جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے جیسے ابھی بیان فرمایا کہ 20-2019 میں مقررہ ٹارگٹ 402 ملین روپے تھا اور الحمدللہ وہ ہم نے 446.9 ملین روپے سے achieve کیا۔ اسی طرح اب تک کے مالیاتی سال میں بھی ٹارگٹ achieve ہو گیا ہے تو I am pretty sure کہ اس میں تحصیل صادق آباد کا بھی کوئی نہ کوئی حصہ ضرور ہو گا تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو تحصیل 2 MNAs and 4 MPAs پر مشتمل ہے اس حکومت کی آج کی تاریخ تک اڑھائی سال گزرنے کے بعد اُس تحصیل کو ADP and PSDP میں ایک پھوٹی کوڑی نہیں دی گئی تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ میرے بڑے بھائی وزیر خزانہ پچھلے دورے پر میری تحصیل صادق آباد تشریف لائے اور انہوں نے وعدے کئے میں انہیں appreciate کرتا ہوں تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اگلے مالی سال یا اس مالی سال میں میری تحصیل کے لئے صحت، تعلیم اور پبلک ہیلتھ کی مد میں ADP and PSDP میں کچھ رکھا گیا ہے یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ سوال پوچھنے والے معزز ممبر کا تعلق بھی ضلع رحیم یار خان سے ہے، چیئرمین صاحب کا تعلق بھی وہیں سے ہے اور میرا تعلق بھی وہیں سے ہے تو میں ممبر موصوف کو یہ بتاتا چلوں کہ میرا اپنا اور ہماری پارٹی کا بھی یہ فلسفہ ہے کہ ہم نے یکساں ترقی کا فیصلہ کیا ہے۔ سیاسی بنیادوں پر جہاں جہاں محرومیاں رہی ہیں اور پچھلے ادوار میں جہاں جہاں کام نہیں ہوا ہم اُس پالیسی کو follow نہیں کریں گے ہم نے اسی چیز کو دیکھتے ہوئے

پنجاب کا یکساں خواب دیکھا۔ خاص طور پر جنوبی پنجاب کے ان divisions 3 میں جو محرومیاں ہیں ہم اُن محرومیوں کا تو خصوصی طور پر ازالہ کریں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1600 چودھری محمد اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو disposed of کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! شکریہ۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام پنجاب ریونیو اتھارٹی ایکٹ کے ذریعے وجود میں آیا اور انہوں نے کہا ہے کہ یکم جولائی 2012 سے اس کا باقاعدہ آغاز ہوا تھا۔ میرے ادراک کے مطابق وزیر موصوف تب Chairman of Standing Committee for Finance تھے تو میں نے پوچھنا تھا کہ جب پنجاب ریونیو اتھارٹی کا قیام آیا تھا اُس وقت کس کی حکومت تھی؟

جناب چیئرمین: سندھو صاحب! آپ نے بول لیا ہے اور وزیر خزانہ نے سُن لیا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1614 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد محکمہ خزانہ کے دفاتر، ملازمین اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1614: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ خزانہ کے تحت کون کون سے دفاتر اور مالیاتی ادارے چل رہے ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے سربراہان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) ان کا سال 19-2018 کا بجٹ کتنا ہے؟

(د) ان میں عوام کے لئے کون کون سی خدمات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) ٹریژری آفس میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) ٹریژری آفس کا بجٹ کتنا ہے کتنا بجٹ ریٹائرڈ ملازمین کے میڈیکل الاؤنس کے لئے مختص ہے؟

(ز) حکومت ان اداروں کا آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) محکمہ خزانہ کے تحت مندرجہ ذیل دو دفاتر کام کر رہے ہیں۔

1۔ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس 2۔لوکل فنڈ آڈٹ

(ب) ملازمین کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کا بجٹ تقریباً3,273,500 روپے اور لوکل فنڈ آڈٹ آفس کا بجٹ تقریباً3,18,00,000 روپے۔

(د) ملازمین کی تنخواہیں، پنشن، جی پی فنڈ، ریونیو ڈپازٹ، کنٹریکٹر کی ادائیگی، اشٹام اور رسیدی ٹکٹ کا اجراء وغیرہ شامل ہے۔

(ہ) ٹریژری آفس میں 64 ملازم کام کرتے ہیں۔

(و) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس (ٹریژری آفس) کا بجٹ تقریباً32738500 روپے اور میڈیکل الاؤنس کا بجٹ تقریباً104000 روپے۔

(ز) سال میں ایک دفعہ سالانہ آڈٹ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! جز (الف) کا جواب آیا ہے کہ محکمہ خزانہ کے تحت ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس اور لوکل فنڈ آڈٹ کام کر رہے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ فیصل آباد میں لوکل فنڈ آڈٹ آفس کے فرائض کیا ہیں، یہ کس کس محکمہ کا آڈٹ کرتے ہیں اور ان کی کارکردگی کی تفصیل کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! ایک ایوارڈ کے تحت لوکل گورنمنٹ کے فرائض کے لئے فنڈز مختص کئے جاتے ہیں۔ اس کے ذریعے پچھلے ایکٹ کے تحت صحت اور

تعلیم کے فرائض بھی انجام وہاں دیئے جا رہے تھے۔ لوکل گورنمنٹ کے لئے دیئے جانے والے فنڈز کی monitoring کرتے ہیں کہ checks and balances, in place ہوں اور اگر کہیں issues آتے ہیں تو پھر اُن لوکل فنڈز میں آڈیٹر جنرل issues, point out کرتا ہے اور میری information کے مطابق کوئی ایسا major audit para نہیں آیا جس کی بنیاد پر وہاں پر ہمیں کوئی major loophole نظر آیا ہو جس کو rectify کرنے کی ضرورت پڑی ہو۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے ابھی ایوان میں بتایا ہے کہ کوئی audit para نہیں بنا ہے میری رپورٹ کے مطابق فیصل آباد کے اندر سرکاری فنڈز کے غلط استعمال میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ میں معزز وزیر خزانہ کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں بہت سے issues آ رہے ہیں۔ وہ issues یہ ہیں کہ سرکاری ملازمین کی میڈیکل الاؤنس کی فائلیں دو دو، چار چار اور چھ چھ ماہ دبا دی جاتی ہیں۔ ان بے چاروں کو میڈیکل الاؤنس کے پیسے اس وقت ملتے ہیں جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ فیصل آباد میں کوئی بڑا issue نہیں بنا لیکن میری رپورٹ کے مطابق فیصل آباد کے اندر میڈیکل الاؤنس سے متعلق جو آڈٹ پیرا بنا تھا اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ کیا معزز وزیر خزانہ اس پر کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میرے فاضل دوست مجھے کوئی تفصیل دے دیں تو ہم یقیناً کارروائی بھی کریں گے، ان کے سامنے بھی رکھیں گے اور ہاؤس میں بھی رپورٹ پیش کریں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! میرے پاس جو درخواستیں آئی ہیں۔ میں انہیں معزز وزیر خزانہ سے share کر لوں گا۔ میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ ان دونوں دفاتر کا 2019-20 کا جو آڈٹ کیا گیا ہے اس کی رپورٹ کیا ہے وہ ہاؤس سے share کر لیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! اس کی findings اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہیں لیکن اگر ان کو پچھلے تین سال کے آڈٹ پیراز سے متعلق معلومات چاہئیں تو ہم ان کو آگاہ کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 1655 جناب محمد ایوب خان کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1753 جناب محمد فیصل خان نیازی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2429 جناب نوید اسلم خان لودھی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2752 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3346 محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4807 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں محکمہ جات کی جانب سے کورونا فنڈ کی مد میں جمع رقم اور تصرف سے متعلقہ تفصیلات

*4807: **محترمہ ربیعہ نصرت:** کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں کورونا فنڈ میں کتنی رقم جمع کروائی گئی ہر محکمہ وار الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ رقم کو اکٹھا کرنے کے بعد کس کے حوالے کیا گیا اور یہ رقم کہاں کہاں پر کتنی خرچ ہوئی اس کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) مذکورہ محکموں میں فی کس افراد کی کتنے دنوں کی تنخواہ سے کٹوتی کی گئی؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) کورونا کنٹرول فنڈ برائے چیف منسٹر پنجاب کے اکاؤنٹ نمبر 6010204028500013 جو کہ بنک آف پنجاب سول سیکرٹریٹ برانچ میں کھلا ہے اس کے مطابق اس اکاؤنٹ میں مورخہ 25.01.2021 تک کل رقم مبلغ -/ 1,16,0558,768 روپے جمع ہیں۔

محکمہ وار تفصیل کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اپنے لیٹر نمبر -FD(W&M)8 158/2020 dated 06.11.2020 کے تحت تمام محکمہ جات سے اس کی تفصیل کے لئے درخواست کی تھی جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں: اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی جانب سے جمع کروائی گئی رقم -Rs.1,009,331,677 تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مختلف محکموں کی جانب سے ڈائریکٹ جمع کروائی گئی رقم -/Rs.1,44,48,656 تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دیگر افراد / محکموں کی جانب سے جمع کروائی گئی رقم -/Rs.1,36,778,435

(ب) کورونا کنٹرول فنڈ برائے چیف منسٹر پنجاب سے ابھی تک کچھ خرچ نہ ہوا ہے۔ مذکورہ رقم کے استعمال کے بارے میں صوبائی حکومت حتمی فیصلہ کرے گی۔

(ج) مجاز اتھارٹی کی ہدایات کے مطابق سرکاری ملازمین سے مندرجہ ذیل دنوں کی تنخواہ کاٹی گئی:-

BS-1-16	01-Day salary
BS 17-19	02 day salary
BS - 20 and above	03 day salary

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ فنڈ ابھی تک خرچ نہیں ہوا۔ یہ فنڈ کب اور کس وقت خرچ ہو گا؟ اس وقت کورونا عروج پر ہے اور اس وقت ضرورت ہے کہ یہ فنڈ استعمال کیا جائے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب کی سربراہی میں Covid کے دنوں میں کورونا کنٹرول فنڈ برائے چیف منسٹر پنجاب قائم کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے بہتر fiscal management کرتے ہوئے اپنے اندر contingencies built کیں کہ ہمیں کورونا کے لئے جو اس سال میں خرچ کرنا ہے، کورونا کم بھی ہو جائے تب بھی ہم نے پورے سال کے لئے contingencies کے لئے block allocation کی ہوئی ہے۔ ہم اس فنڈ کے استعمال کے متعلق سوچ رہے ہیں، ابھی ویکسین آ رہی ہے، باقی چیزیں اور مراحل بھی ہیں وہاں یہ فنڈ استعمال ہو سکتا ہے۔ ہم نے آپ کو ساری تفصیل دی ہے کہ فنڈ اکٹھا کہاں کہاں سے ہوا ہے۔ اس میں جو پرائیویٹ سیکٹر کی contribution ہے اس کے متعلق بھی ہم نے بتا دیا ہے، جو محکمہ جات نے contribution کی ہے اس کے متعلق بھی بتا دیا ہے اور جو لوگوں کی تنخواہوں سے contribution آئی ہے وہ بھی بتا دی ہے لیکن ابھی اس کے استعمال کا فیصلہ ہونا ہے۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب چیئرمین! کیا یہ بتا کر فارغ ہو گئے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس فنڈ کو خرچ کب کرنا ہے جب دنیا مر جائے گی اس وقت کرنا ہے۔ انہوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے فنڈ کو سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ یہ ابھی سوچ رہے ہیں کہ اس کو کیسے استعمال کرنا ہے جبکہ کورونا اس وقت عروج پر ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب نے بتا دیا ہے۔ اس سے ویکسین خریدیں گے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! ہم نے کورونا کے لئے ویسے بھی block allocation کی ہوئی ہے۔ ہم نے اس کی contingency پہلے سے built-in کی ہوئی تھی کہ کورونا کی second wave آ سکتی ہے اور ہیلتھ کو کتنا بجٹ درکار ہو گا۔ ہمارے پاس پیسے ہیں لیکن ہم اس کے استعمال کا مثبت انداز سے سوچیں گے۔ اس کے لئے چند initiatives پر غور کیا جا رہا ہے جو بہتر لگے گا اس پر کام کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ زینب عمیر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 4964 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں دیوانی نوعیت کے مقدمات سے متعلقہ خزانے میں جمع کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*4964: **محترمہ زینب عمیر:** کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیوانی نوعیت کے مقدمات سے متعلقہ رقم وغیرہ عدالتوں میں عدالتی فیصلوں کے تابع خزانہ میں جمع کروائی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تا فیصلہ مقدمہ یہ رقومات صوبائی خزانہ کے suspended اکاؤنٹ میں جمع رہتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ فیصلہ مقدمہ واپیل ہائے پر یہ رقم سائلین کو واپس کی جاتی ہے؟

(د) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو اس مد میں اس وقت کتنی رقم خزانہ میں جمع ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) درست ہے، کہ دیوانی نوعیت کے مقدمات سے متعلقہ رقم وغیرہ عدالتوں میں عدالتی فیصلوں کے تابع خزانہ میں جمع کروائی جاتی ہیں۔ یہ رقوم پنجاب گورنمنٹ کے فنانشل رولز (12.5) کے تحت خزانہ میں جمع کروائی جاتی ہیں۔

(ب) درست ہے کہ تا فیصلہ مقدمہ یہ رقومات صوبائی خزانہ کے suspended اکاؤنٹ میں جمع رہتی ہیں اور اس کی ادائیگی بعد از عدالتی فیصلہ پنجاب ٹریژری اور سبسڈی ٹریژری رولز کے رول نمبر 4.128 اور 4.129 کے تحت کی جاتی ہیں۔

(ج) درست ہے کہ رقم مقدمہ بحکم عدالت بذریعہ ریفنڈ واؤچر (Refund Voucher) سائلین کو واپس کر دی جاتی ہیں۔

(د) اس مد میں اس وقت خزانہ میں مبلغ -/2,916,041,556 رقم جمع ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! ضمنی سوال کریں۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ایک suspended account ہے، کورٹ میں جو dectretal amounts ہوتی ہیں وہ وہاں جمع کرائی جاتی ہیں۔ اس اکاؤنٹ میں یہ amounts امانتاً جمع ہوتی ہیں تو ان کو پرائیویٹ بنک اپنے revenue کو بڑھانے

اور investment کے point of view سے استعمال کر رہے ہیں۔ کیا اس amount کے لئے حکومت نے کسی قسم کی کوئی پالیسی مرتب کی ہے جبکہ سرکاری بنک بھی موجود ہیں یا کیا حکومت ایسی پالیسی بنانا چاہتی ہے کہ اس amount کو سرکاری بنکوں جیسے بنک آف پنجاب اور نیشنل بنک ہے ان کے حوالے کر کے revenue generate کیا جائے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم treasury account پر maintained ہوتے ہیں اور treasury rules کے مطابق کرتے ہیں۔ اس میں کیونکہ variation آ سکتی ہے، کورٹ کا فیصلہ آ سکتا ہے تو وہ amount فوراً واپس کرنی ہوتی ہے۔ اس لئے term deposit کی طرف تو نہیں آیا جا سکتا۔ ہم ان کو رکھتے ضرور ہیں لیکن یہ amount اس نظر سے نہیں رکھی جاتی کہ income حاصل کی جائے کیونکہ ان کی outcome certain نہیں ہوتی اور فیصلہ آنے کی بنیاد پر یہ amount فی الفور arrange کر کے payment کرنی پڑتی ہے۔

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئرمین! میری اس پر صرف ایک گزارش ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جانی چاہئے اور کوئی پالیسی مرتب کرنے کی کوشش کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5021 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: محکمہ خزانہ کے دفاتر، پنجاب بنک کی شاخیں، ملازمین کی تعداد اور قرضوں سے متعلقہ تفصیلات

*5021: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ خزانہ کے کتنے دفاتر اور پنجاب بنک کی کتنی برانچز ہیں ان میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد گریڈ وار بتائیں؟

(ب) پنجاب بنک کی ضلع ساہیوال میں برانچز نے یکم اگست 2018 سے اب تک کتنے افراد کو10 لاکھ سے زیادہ قرضے فراہم کئے ہیں ان سے کون سی گارنٹی لی گئی ان کی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ج) یکم اگست 2018 سے اب تک کتنے افراد کو50 ہزار تک قرضے فراہم کئے گئے ان سے کتنے افراد سے وصولی کی گئی ڈیفالٹر افراد کی لسٹ فراہم فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) ڈسٹرکٹ ساہیوال میں محکمہ خزانہ کے مندرجہ ذیل دفاتر کام کررہے ہیں۔

1۔ انسپکٹر آف ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس، ساہیوال ڈویژن، ساہیوال۔

2۔ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس، ساہیوال

3۔ سب ٹریژری آفس، چیچہ وطنی، ساہیوال

مندرجہ بالا دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کی لسٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نیز ضلع ساہیوال میں پنجاب بنک کی کل 12 برانچز موجود ہیں اور ان میں کام کرنے والے ملازمین گریڈ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب بنک کی ضلع ساہیوال کی برانچز نے یکم اگست 2018 سے اب تک 10 لاکھ سے زیادہ کے قرضے 393 افراد کو فراہم کئے ہیں۔ جن کی گارنٹی کے طور پر شخصی ضمانت، جائیداد کی اصل دستاویزات، گاڑیوں کی اصل رجسٹریشن فائل اور دیگر قابلِ قبول سکیورٹیز وغیرہ حاصل کی گئی ہیں۔

(ج) پنجاب بنک کی ضلع ساہیوال کی برانچز نے یکم اگست 2018 سے اب تک 50 ہزار روپے تک کے قرضے 80 افراد کو فراہم کئے ہیں۔ ان سے اب تک وصول شدہ رقم پندرہ لاکھ روپے ہے اور ڈیفالٹر افراد کی تعداد صفر ہے۔

جناب چیئرمین: جی، کوئی! ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا جو پچھلا سوال تھا۔ اس میں، میں برانچز کے بارے میں پوچھنا چاہ رہا تھا۔ میرا وہ سوال slump کر دیا گیا تھا۔ اب میں اس سوال میں آپ سے یہ اجازت چاہوں گا کہ آپ مہربانی فرمادیں اور مجھے وہ سوال مکمل کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جز(الف) میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ تین آفسز انسپکٹر آف ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس آفس ساہیوال ڈویژن ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال اور سب ٹریژری آفس چیچہ وطنی، ساہیوال بتائے گئے ہیں۔ ملازمین کی تعداد بتا دی گئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر vacant posts کتنی ہیں، کب سے ہیں اور کب تک ان پر تعیناتی کر دی جائے گی؟

جناب چیئرمین: آپ نے سوال میں یہ نہیں پوچھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے ملازمین کی تعداد پوچھی ہے اور اس حوالے سے اب ضمنی سوال ہی پوچھنا ہے۔ منسٹر صاحب بتائیں کہ vacant posts کتنی ہیں، کب سے خالی ہیں اور کب تک اُن posts پر تعیناتی کر دیں گے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! ذرا سوال نمبر بتا دیا جائے اور معزز ممبر اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب چیئرمین: سوال نمبر 5021 ہے۔ ملک صاحب! سوال دوبارہ کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے سوال یہ کیا ہے کہ ساہیوال میں تین دفاتر ہیں جو محکمہ خزانہ کے زیر انتظام ہیں۔ انسپکٹر آف ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس، ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال اور سب ٹریژری آفس چیچہ وطنی ہیں۔ جواب میں صرف ملازمین کی تعداد بتا دی گئی ہے لیکن میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان دفاتر میں کتنی سیٹیں کب سے خالی ہیں اور یہاں پر کب تک تعیناتی کر دی جائے گی؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ نے ملازمین کی تعداد پوچھی ہی نہیں تو وہ ابھی figure کیسے collect کر سکتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے تعداد ہی پوچھی ہے۔

جناب چیئرمین: ملک صاحب! آپ اپنا سوال تو پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے ملازمین کی تعداد ہی پوچھی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال میں پڑھیں کہ کیا ملازمین کی تعداد اس میں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جی، ملازمین کی تعداد پوچھی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جہاں پر ملازمین کی تعداد لکھی ہے وہ مجھے ذرا پڑھ کر سنائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ خزانہ کے کتنے دفاتر ہیں، پنجاب بنک کی کتنی برانچیں ہیں اور ان میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد گریڈ وار بتائیں۔ میں نے ملازمین کی تعداد پوچھی ہے لہٰذا منسٹر صاحب vacant posts کے متعلق بتا دیں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میں عرض کر دیتا ہوں کہ ان میں ڈویژنل ڈائریکٹر، ڈپٹی ڈائریکٹر، ریذیڈنٹ ڈپٹی ڈائریکٹر، ریذیڈنٹ اسسٹنٹ ڈائریکٹر، آڈیٹر، سٹینو گرافر، کمپیوٹر آپریٹر، سینئر کلرک، جونیئر کلرک، دفتری، ڈرائیور، نائب قاصد اور چوکیدار ہیں لیکن اگر آپ number of posts پوچھنا چاہ رہے ہیں تو وہ بھی بیان کر دیتا ہوں۔ ڈویژنل ڈائریکٹر کی ایک پوسٹ، ڈپٹی ڈائریکٹر ہیڈ کوارٹر کی دو پوسٹیں، ریذیڈنٹ اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی ایک پوسٹ، ڈویژنل ڈائریکٹوریٹ لوکل فنڈ آڈٹ ساہیوال میں آڈیٹر کی تین پوسٹیں، آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سکیم LFA ساہیوال میں آڈیٹر کی چار پوسٹیں، آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سکیم LFA چیچہ وطنی میں آڈیٹر کی دو پوسٹیں، سٹینو گرافر کی ایک پوسٹ، کمپیوٹر آپریٹر کی ایک پوسٹ، سینئر کلرک کی ایک پوسٹ، جونیئر کلرک

کی تین پوسٹیں، دفتری کی ایک پوسٹ، ڈرائیور کی ایک پوسٹ، نائب قاصد کی تین پوسٹیں اور چوکیدار کی ایک پوسٹ ہے۔ I hope you are satisfied on your question.

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ابھی میرا سوال چل رہا ہے اور میں نے جز (الف) کے متعلق پوچھا ہے۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5247 ہے۔ جواب تو آ گیا ہے لیکن میں وزیر خزانہ سے ایک بات جاننا چاہوں گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا متعلقہ ضمنی سوال صرف ایک ہوا ہے اور تین ضمنی سوال کرنے کا میرا right ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ اسوہ آفتاب کا ہے۔ محترمہ! آپ اپنا سوال کریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! مجھے اس جواب میں خاطر خواہ اضافے کی سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں آپ کے اس رویے پر احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔ کیا آپ نے ہاؤس کو رحیم یار خان کی جاگیر بنالی ہے؟ میں نے انتہائی محنت سے سوال دیا تھا اور آپ مجھے ضمنی سوال ہی کرنے نہیں دے رہے؟

(اس مرحلہ پر جناب محمد ارشد ملک احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میرے خیال میں ملک ارشد کا یہ رویہ مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ اسوہ آفتاب!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 5247 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

آٹے پر عائد ٹیکس اور روٹی نان کی قیمتوں میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

*5247: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے آٹے پر 17 فیصد ٹیکس عائد کر دیا ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آٹے پر ٹیکس کی وجہ سے روٹی اور نان کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے؟
(ج) آٹے پر پہلے سے عائد ٹیکس میں اضافے کی ضرورت کیوں پیش آئی، کیا حکومت اس ٹیکس کو کم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) درست نہ ہے۔ آٹا اور گندم کو سیلز ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے۔ ایف بی آر کی طرف سے جاری کردہ سرکلر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) درست نہ ہے۔ روٹی کی قیمت میں گزشتہ سال کے مقابلے میں کوئی خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں نہیں آیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے بروقت سرکاری گندم سبسڈی کے ساتھ جاری کرنا شروع کر دی جس کی وجہ سے روٹی کی قیمت کنٹرول میں رہی۔ پنجاب میں گندم کی قیمت Rs.1475/40 Kg ہے۔ پنجاب حکومت ذخیرہ کی گئی گندم جو کہ 4.3 MMT تھی میں سے 1.8 MMT کا اجراء کر چکی ہے اور سہولت بازار میں آٹے کا 20 کلو کا تھیلا 860 روپے میں دستیاب ہے۔ تندوری روٹی کی قیمت 10 روپے اور خمیری روٹی / نان کی قیمت 15 روپے ہے جبکہ خیبر پختونخوا میں بھی روٹی کی قیمت 10 روپے ہے۔
(ج) جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ آٹا اور گندم کو سیلز ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے لہٰذا اس کی شرح میں کوئی تبدیلی ہوئی اور نہ ہی حکومت تبدیلی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میرا جز (ب) پر ضمنی سوال یہ ہے کہ روٹی کی قیمت میں خاطر خواہ کتنا اضافہ ہوا ہے وہ specify کر دیں اور دوسری بات یہ ہے کہ سبسڈی ختم ہو چکی ہے لیکن اگر کہیں دس روپے کی روٹی مل رہی ہے تو میں اِن کو dinner کے لئے دعوت دیتی ہوں۔ میں سالن بناتی ہوں اور یہ میرے ساتھ آکر دس روپے کی روٹی لے کر دکھائیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میری بات سنیں کہ جب on the floor of the House جواب آتا ہے تو proper جواب دینا چاہئے۔

جناب چیئرمین: .Order in the House please جی، منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! جز (الف) سب سے important ہے اور اس میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے آٹے پر 17 فیصد ٹیکس عائد کیا ہے لہٰذا اس کو میں دہرانا چاہتا ہوں کہ یہ ہرگز درست نہیں ہے۔ آٹا اور گندم پر کوئی سیلز ٹیکس عائد ہی نہیں ہے۔ جہاں تک مجھے اِن کی طرف سے dinner کی invitation ہے تو میں روٹی کیا بلکہ 860 روپے کی بوری لے کر جاؤں گا جو صرف پنجاب میں بِک رہی ہے اور پورے ملک میں یہ ریٹ نہیں ہے۔ یہ واحد صوبہ ہے جو سبسڈی دے کر 860 روپے میں آٹے کی بوری دے رہا ہے۔ آپ سندھ چلے جائیں تو یہی 1300 روپے کی بوری بِک رہی ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میں اِن کو لے کر جاؤں گی اور آٹا بھی خود اِن کے ساتھ خریدنا چاہوں گی جو 860 روپے کا مل رہا ہے۔ اس ریٹ میں آٹا صرف اِن کو منسٹر ہونے کی وجہ سے مل رہا ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! مجھے منسٹر صاحب وہ points بتا دیں جہاں پر 10 روپے کی روٹی مل رہی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب چیئرمین! میں سوال ہی کر رہی ہوں اور مجھے بتائیں کہ 10 روپے میں کہاں پر روٹی مل رہی ہے؟

جناب چیئرمین: وزیر خزانہ! آپ محترمہ کو لاہور کے points بتا دیں جہاں سے یہ روٹی لے لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! میرا وزیر خزانہ سے ایک ضمنی سوال ہے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میں اُن کو welcome کرتا ہوں۔ ہمارے انڈسٹری منسٹر پرائس کنٹرول کو دیکھتے ہیں اور میں بھی جناب کے ساتھ اُس میٹنگ میں ہوتا ہوں۔ یہ واحد صوبہ پنجاب ہے جہاں پر آپ کو 860 روپے میں آٹے کا تھیلا مل رہا ہے۔ محترمہ ہمارے ساتھ جہاں بھی جانا چاہیں بلکہ لاہور میں اپنا علاقہ خود بتادیں کہ یہ کس جگہ پر جانا چاہتی ہیں تو ہم تیار ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! پنجاب کے کسی ایریا میں جہاں پر یہ کہیں ہم ابھی چلتے ہیں اور وہاں پر جا کر بات کر لیتے ہیں۔ اگر 860 روپے میں آٹے کا تھیلا میسر نہ آئے تو پھر یہ بات کریں۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال چودھری مظہر اقبال صاحب کا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! اِدھر ہی آٹا منگوائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں کچھ عرض کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جب پرائس کنٹرول پر بحث ہوگی تب آپ بول لیجئے گا۔ چودھری مظہر اقبال!

جناب نصیر احمد: میرا اسی سے متعلقہ ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، زیرو آر میں بول لیجئے گا اور میں تب آپ کو اجازت دے دوں گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلے بھی آپ نے ملک ارشد کے سوال نہیں ہونے دیئے۔

جناب نصیر احمد: میرا مختصر سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کر لیں۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! ہماری information اس ہاؤس کے لئے ہے۔ یہ بڑا اہم سوال ہے بلکہ سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ کیا حکومت نے 17 فیصد ٹیکس عائد کیا ہے؟ اس کا منسٹر صاحب نے بڑا اچھا جواب دیا کہ حکومت نے آٹے پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا جبکہ آگے جواب میں فرما رہے ہیں کہ 10 روپے کی روٹی ہے۔ منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے تو اس کو پڑھیں کیونکہ انہوں نے خود لکھا ہوا ہے کہ اس میں کوئی خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں نہ آیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ

اضافہ ضرور ہوا ہے لیکن قیمت کا تعین نہیں کہ کتنے فیصد اضافہ ہوا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جب آپ نے ٹیکس بھی نہیں لگائے تو خاطر خواہ اضافہ سے کیا مراد ہے کیونکہ یا تو اضافہ ہوتا ہے یا اضافہ نہیں ہوتا؟ جب آپ نے خود ہی مان لیا ہے کہ خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے تو پھر 10 روپے پر آپ ہمارے ساتھ کیسے بحث کر رہے ہیں؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جس ممبر کا سوال ہو وہی تین ضمنی سوال پوچھ سکتا ہے۔ محترمہ نے سوال کر لئے ہیں لہٰذا اب on her behalf مزید ضمنی سوال نہیں ہو سکتے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! ان کے آٹے سے کیڑے نکلتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، انہوں نے بات کر لی ہے اور وہ بات آپ نے اور میں نے بھی سن لی ہے۔

Order in the House.

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! سوال کرنے کا ہر ممبر کا حق ہے۔

جناب چیئرمین: جی، میں نے میاں نصیر کو allow کیا ہے اور انہوں نے تفصیل سے بات کی ہے۔ اب آپ ایسی بات نہ کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے جواب تو لے لیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بیٹھیں گے تو وہ جواب دیں گے ناں۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! میں سوال دہرانا چاہتا ہوں جس کو میرے فاضل colleagues دہرا رہے تھے۔ سوال پوچھا گیا ہے کہ آٹے پر پہلے سے عائد ٹیکس میں اضافے کی ضرورت کیوں پیش آئی لیکن جب ہم نے ٹیکس لگایا ہی نہیں تو ضرورت کہاں سے پیش آئے گی؟

جناب نصیر احمد: انہوں نے کہا ہے کہ خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): مجھے بتائیں کہ کیا قیمتیں صرف ٹیکس کی وجہ سے بڑھتی ہیں؟ آپ کی demand supply کی بھی forces ہیں۔ میں دوبارہ clarify کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے اس پر کوئی ٹیکس نہیں لگایا۔

جناب نصیر احمد: جناب چیئرمین! جب حکومت خود خاطر خواہ اضافہ کا مان رہی ہے تو پھر آپ ہمیں کہاں لے کر جارہے ہیں؟ تو میں خاطر خواہ اضافہ پوچھ رہاہوں کہ روٹی 11 روپے کی ہے، 12 روپے کی ہے یا 13 روپے کی ہے یا کتنے کی ہے؟

جناب چیئرمین: جی، Thank you اگلا سوال چودھری مظہر اقبال کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرے سوال کا نمبر 5844 ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! سوال کا جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے؟

چودھری مظہر اقبال: جی، جناب چیئرمین! جواب پڑھاہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھاہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں سرکاری خزانہ میں جمع شدہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

***5844: چودھری مظہر اقبال:** کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولنگر سے کتنی رقم مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں سرکاری خزانہ میں جمع ہوئی کس کس محکمہ نے علیحدہ علیحدہ کتنی کتنی رقم سرکاری خزانہ میں جمع کروائی ہے؟

(ب) ان دوسالوں کے دوران کتنا بجٹ محکمہ وائز اس ضلع کو ملا، تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ج) ان دوسالوں کے دوران کتنی رقم ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے فراہم کی گئی تھی، تفصیل منصوبہ وار فراہم فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت)

(الف) مالی سال 19-2018 میں ضلع بہاولنگر سے محصولات کی مد میں -/7,388,595,061 روپے سرکاری خزانہ میں جمع ہوئے۔(محکمہ وار تفصیل "Annex."A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ مالی سال 20-2019 میں ضلع بہاولنگر سے محصولات کی مد میں -/3,350,027,229 روپے سرکاری خزانہ میں جمع ہوئے۔(محکمہ وار تفصیل "Annex."B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 19-2018 میں ضلع بہاولنگر کو مجموعی طور پر ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں -/13,855,778,314 روپے مختص کئے گئے۔(محکمہ وار تفصیل "Annex."C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ مالی سال 20-2019 میں ضلع بہاولنگر کو مجموعی طور پر ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں -/16,464,684,961 روپے مختص کئے گئے۔(محکمہ وار تفصیل "Annex "D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! ضمنی سوال کریں گے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میرا سوال تھا کہ ضلع بہاول نگر سے کتنی رقم مالی سال 19-2018 اور 20-2019 میں سرکاری خزانے میں جمع ہوئی، کس کس محکمے نے علیحدہ علیحدہ کتنی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائی جس کے جواب میں انہوں نے 19-2018 کا کوئی سات ارب 38 کروڑ 85 لاکھ 95 ہزار روپے کے قریب رقم بتائی ہے اور 20-2019 میں یہی رقم تین ارب 35 کروڑ روپے some thing ہے تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ why is there drastic drop on the receiving side محصولات کی مد میں یہ کیوں اتنا زیادہ فرق آیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے جو سوال پوچھا ہے کہ for the demands for the clarity تو میں اس حوالے سے بتانا چاہوں گا کہ جو ضلع بہاول نگر کی receipts تھیں ان کے اندر یا جہاں بھی ہماری receipts ہوں اس میں accounting کے اندر food receipts شامل ہوتی ہیں جو grain purchase اور sale بھی کیا جاتا ہے وہ Account 2 کی receipts بھی اس کے اندر شامل ہوتی ہیں۔ However اگر آپ net food receipts دیکھیں تو 19-2018 کے اندر جو revenue receipts آئی ہے جو total receipts آئی ہے minus food receipts وہ 1.769 بلین روپے ہے اور 20-2019 کے اندر یہ 2.172 بلین روپے آئی۔ جو food receipts تھیں ان دو سالوں کے اندر وہ 19-2018 میں 5.619 بلین روپے تھیں اور 20-2019 میں 1.178 تھی یعنی کہ وہاں پر جو food commodity operation کیا گیا اس کی مد میں جو wheat procure کی گئی اور بعد میں release کر کے sale کی گئی اس کی amounts کو اگر ہم الگ کر دیں تو جو باقی figures ہیں وہ میں نے ہاؤس کے سامنے پیش کی ہیں جو میں بیان کر رہا تھا۔ Major volatility food commodity operation کی وجہ سے آیا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ضلع بہاول نگر ہمیشہ سے wheat اور cotton کی production میں پنجاب میں سر فہرست رہا اور وہاں سے آپ کی حکومت باقی اضلاع کی بھی deficiency پوری کرتی ہے لیکن یہ بہت واضح فرق ہے جو کہ almost half has been reduced اس میں سے I could not go through the details کیونکہ میں نے ابھی آ کر یہ ساری تفصیل receive کی ہیں تو میں اس پر زیادہ comment نہیں کر سکتا لیکن اگر آپ total figure دیکھیں تو the difference is too much مقصد صرف یہ ہے۔ Secondly میرے جز (ج) کے جواب میں کہا ہے کہ P&D Board سے اس کا جواب لیا جائے کہ ہمارے ضلع کے ترقیاتی کاموں کا جو allocated Budget ہے اور specially میں یہاں پر mention کرنا چاہوں گا کہ اپوزیشن کے ایم پی ایز کے حلقوں میں پچھلے اڑھائی سالوں میں بالکل کوئی بھی نئی سکیم نہیں دی گئی جبکہ ongoing schemes میں بہت ہی meagre سی amount allocate کی گئی ہے اور وہ بھی spend نہیں

ہوئی جبکہ آپ نے اس کا جواب P&D کے حوالے کر دیا ہے I would refer the P&D definitely لیکن میں یہاں پر سارے ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ the people جو جنوبی پنجاب کے لوگ ہیں جن کے بارے میں حکومت کا دعویٰ تھا کہ وہاں پر maximum budget دیا جائے گا we are still deprived of any kind of development in our constituencies اگر اس بجٹ کا ضلع وار، تحصیل وار یا constituency wise کرنے کا ارادہ ہے تو اس کو ہاؤس میں بحث کر کے definitely allocate ہو جانا چاہئے کیونکہ چاہے ہمارا دور ہو یا آپ کا ہو ہمیشہ سے اپوزیشن کے حقوق کے اوپر ڈاکا ڈالا جاتا ہے اور ان کے عوام کو صرف اس بنا پر سزا دی جاتی ہے کہ وہاں سے اپوزیشن کے ممبران elect ہوئے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: چودھری مظہر اقبال! Please come to the question

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! اس پر آپ کے comments ہیں I just want to know the comments of worthy Finance Minister.

جناب چیئرمین: جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت): جناب چیئرمین! چونکہ آج فنانس کے حوالے سے سوالات تھے تو اس لئے محکمہ فنانس سے متعلقہ سوالوں کا جواب دے رہے ہیں but I will myself answer this question to you جب ہم P&D کے سوالات کریں گے تو اس کو address کریں گے البتہ میں یہاں دوبارہ سے ضرور بتاتا چلوں کہ بڑا clear divide تھا کہ کاغذوں میں کیا بجٹ دکھایا جاتا تھا اور اس کی utilization کیا ہوتی تھی۔ جنوبی پنجاب کے بہاول پور ڈویژن سے آپ کا بھی تعلق ہے تو میں صرف آپ کو پچھلے ادوار کے سات سالوں کا data بتاتا ہوں کہ 265 ارب روپے کاغذوں میں دکھایا گیا اور کبھی خرچ نہیں کیا گیا۔ ہم نے کیا کیا جو basic difference ہے وہ یہ ہے کہ اس کی population کے مطابق one third of the budget no matter what will be spent in three divisions of the Punjab پہلے یہ پیسہ ہمیشہ واپس چلا جاتا تھا اب آپ بہاول نگر سے متعلق اگر پوچھ رہے ہیں تو ہمیں بہت ساری schemes throw-forward میں ملیں جس میں سے ہم نے 5 ہزار سکیموں

کو مکمل کیا ہے۔ آپ کے ساتھ انشاء اللہ P&D کا ایک سیشن بھی رکھ لیں گے اور جو بھی آپ کے concerns ہیں ان کو ضرور address کریں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب چیئرمین! میں صرف ایک پراجیکٹ کا حوالہ دوں گا "مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال" کا اعلان اس ہاؤس میں وزیر صحت نے کیا اور اسی سال میں فنڈز بھی allocate کئے جائیں گے لیکن پھر اس کا آگے کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہاں پر اس کا credit لیا گیا لیکن اس کے لئے کوئی فنڈز allocate نہیں کئے گئے۔ اسی طرح سارے پراجیکٹس کا حال ہے جبکہ آپ کو معلوم ہوگا کہ اسمبلی میں سپیکر صاحب نے یہاں پر یہ comments دیئے تھے کہ بجٹ allocate ہو جاتا ہے اور آپ کے اڑھائی سالوں میں کوئی spending نہیں ہوتی۔ آپ اس پر بہاول نگر کے حوالے سے باقاعدہ میٹنگ رکھ لیں۔

جناب چیئرمین: جی، بالکل رکھیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: تو میں آپ کو ثابت کر دوں گا کہ وہاں پر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6347 چودھری اختر علی کا ہے جسے جواب موصول نہ ہونے کی وجہ سے pending کیا جاتا ہے۔ اور اب سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں اکاؤنٹس سپروائزر کی سیٹ کو اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1600: **چودھری محمد اقبال**: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے مراسلہ نمبری (E/FD.PC.40-43/2017) مورخہ 14 دسمبر 2018 کے تحت صوبہ کے تمام اکاؤنٹس کلرک بی ایس 5-7-11/ اکاؤنٹنٹ کم سٹور کیپر (بی ایس 8) کی پوسٹ کو اپ گریڈ کرکے بی ایس 11 دے دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں کام کرنے والے اکاؤنٹس سپروائزر بی ایس 7 کی پوسٹ کو اپ گریڈ نہ کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اکاؤنٹس سپروائزر (بی ایس 7) کی پوسٹ کو بھی گریڈ 11 میں اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں قائم کمیٹی کی سفارشات پر تمام اکاؤنٹس کلرک بی ایس /5-7-11 اکاؤنٹنٹ کم سٹور کیپر (بی ایس- 8) کی پوسٹ کو اپ گریڈ کرکے بی ایس 11 دے دیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔ محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب نے مراسلہ نمبری FD.PC.DEMANDS/2017 مورخہ 12.01.2018 کے تحت تمام محکمہ جات سے درخواست کی تھی کہ سروس سٹرکچر میں پائی جانے والی انالمی کو کمیٹی میں رکھنے کے لئے ورکنگ پیپر بھجوائیں لیکن کسی بھی محکمے نے اکاؤنٹس سپروائزر بی ایس 7 کی پوسٹ کو اپ گریڈ کرنے کے لئے ابھی تک ورکنگ پیپر نہ بھجوائے، اس لئے اس پر کمیٹی نے بحث نہ کی ہے۔

(ج) جونہی کسی بھی محکمہ کی طرف سے اکاؤنٹس سپروائزر (بی ایس 7) کی پوسٹ کو بھی گریڈ 11 میں اپ گریڈ کرنے کے لئے ورکنگ پیپر موصول ہونگے مذکورہ کمیٹی میں بحث کے لئے رکھ دیئے جائیں گے۔

پنجاب کے تمام سرکاری ملازمین کے ہاؤس رینٹ الاؤنس میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

*1655: **جناب محمد ایوب خان:** کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ کے بڑے شہروں میں سرکاری ملازمین کو کتناہاؤس رینٹ الاؤنس دیا جاتا ہے اور کس سال یہ بڑھایا گیا تھا؟

(ب) بڑے شہروں میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین اور چھوٹے شہروں میں کام کرنے والے ملازمین کو ایک ہی تناسب سے ہاؤس رینٹ الاؤنس دیا جاتا ہے یا فرق ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بڑے شہروں میں مہنگائی کے پیش نظر پرائیویٹ گھروں کے کرائے زیادہ ہیں جبکہ ہاؤس رینٹ الاؤنس نہ ہونے کے برابر ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقا حکومت نے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے ملازمین کے لئے ہاؤس ریکوزیشن کی سہولت / سیلف ہائرنگ کی منظوری دی تھی اگر ہاں تو اس کا کیا Status ہے؟

(ہ) کیا حکومت مہنگائی کے پیش نظر صوبہ بھر کے تمام سرکاری ملازمین کا ہاؤس رینٹ الاؤنس موجودہ بنیادی تنخواہ کا 45 فیصد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) صوبے کے بڑے شہر جیسے مری، لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد ، ملتان، گوجرانوالہ، سرگودھا، بہاولپور، ڈی جی خان اور سیالکوٹ میں ہاؤس رینٹ الاؤنس پے سکیل 2008

کا45فیصد دیا جاتا تھا تاہم2018 کے بجٹ میں موصولہ رقم کا 50فیصد بڑھادیا گیاہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بڑے شہروں میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین کوبنیادی سکیل2008 کا45فیصد اور چھوٹے شہروں میں کام کرنے والوں کو30فیصد دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ سوال فنانس ڈیپارٹمنٹ سے براہ راست متعلقہ نہ ہے۔

(د) ہاؤس ریکوزیشن جو کہ GAD&S کے ملازمین کے لئے منظوری کی گئی تھی گورنمنٹ کے فیصلے کے بعد اسے واپس لے لیا گیا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) حکومت نے 2018 کے بجٹ میں صوبے کے تمام سرکاری ملازمین کے ہاؤس رینٹ میں اضافہ کیا ہے اور موجودہ مالی وسائل اور دیگر وفاقی و صوبائی حکومتوں کے فیصلے کو مد نظر رکھتے ہوئے پنجاب حکومت تبدیلی کا فیصلہ کرے گی۔

محکمہ خزانہ خانیوال کو فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

***1753: جناب محمد فیصل خان نیازی:** کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2018-7-1 تا2018-12-31 ضلع خانیوال کو اخراجات کی مد میں کل کتنی رقم فراہم کی گئی۔ مد وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) 2018-7-1 تا2018-12-31تک ضلع خانیوال میں کتنے محصولات اور ٹیکسز سرکاری خزانہ میں جمع ہوئے اور دیگر کس کس ذرائع سے اس ضلع سے آمدن ہوئی؟

(ج) اگر ضلع خانیوال میں اخراجات سے محصولات زیادہ ہیں تو وہ رقم کتنی ہے اور یہ رقم اس وقت کس مد میں کہاں رکھی گئی ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) لوکل گورنمنٹس / مقامی حکومتوں کے ادارے جس میں میونسپل کمیٹیز، ضلع کونسل، یونین کونسلز، ضلعی ایجوکیشن اتھارٹی اور ضلعی ہیلتھ اتھارٹی خانیوال شامل ہیں، کو صوبائی مالیاتی کمیشن (پی۔ایف۔سی)2017 کے تحت فنڈز منتقل کئے جاتے ہیں جس

کی تفصیل ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔۔صوبائی حکومت کے محکموں کو فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع خانیوال میں ٹیکسز جو مختلف سرکاری محکموں کی طرف سے اکٹھے کئے گئے اور قومی خزانے میں جمع کرائے گئے اس کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس میں انکم ٹیکس، زرعی انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس، سٹیمپ ڈیوٹی اور مختلف ٹیکسز شامل ہیں۔

(ج) آئین پاکستان 1973 کا آرٹیکل 118 بیان کرتا ہے کہ تمام محصولات، قرضہ جات(Provincial Consolidated Fund) کا حصہ بنے گے۔ اسی طرح ضلع خانیوال میں تمام محصولات وغیرہ صوبائی حکومت کے اکاؤنٹ 1 (Provincial Consolidated Fund) میں جمع کروائے جاتے ہیں۔ محصولات سے زیادہ اخراجات کو اسی اکاؤنٹ سے پورا کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں زرعی انکم ٹیکس 1997 کے تحت کسانوں کو زرعی ٹیکس سے استثنیٰ کی حد اور ملازمین کے لئے ٹیکس استثنیٰ کی حد میں تفاوت سے متعلقہ تفصیلات

***2429: جناب نوید اسلم خان لودھی:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Income Tax 1997 Agriculture کے تحت کسانوں پر زرعی انکم ٹیکس نافذ العمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسانوں کو آمدن پر زرعی ٹیکس استثنیٰ کی حد 80 ہزار روپے تک ہے اور سرکاری ملازمین اور کاروباری شخصیات کے لئے استثنیٰ 12,00,000 روپے مقرر ہے جو کہ بہت بڑا امتیاز اور کسانوں کے ساتھ ظلم کے مترادف ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب اور FBR کے اعداد و شمار کے مطابق کسان کی زرعی آمدن 4800000روپے پر 667500 روپے زرعی ٹیکس ادا کرتا ہے جبکہ کاروباری شخصیات / 48,00,000روپے آمدن پر 300000روپے ٹیکس ادا کرتے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کسانوں کے ساتھ ہونے والے اتنے بڑے ظلم اور تفاوت کو ختم کر کے کسانوں کے زرعی ٹیکس کے استثنیٰ میں اضافہ کرنے اور اس کو سرکاری ملازمین / صوبہ کے کاروباری طبقہ کے برابر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ قانون زرعی انکم ٹیکس مجریہ 1997 کے تحت کسانوں کی سالانہ زرعی آمدنی پر زرعی انکم ٹیکس یکم جولائی 1997 سے نافذ العمل ہے۔

(ب) زرعی آمدن پر چھوٹ کی حد 80ہزار روپے تھی جو کہ یکم جولائی 2019 سے بڑھا کر 4لاکھ کر دی گئی ہے۔ مزید بر آں ایسے کاشتکار جن کی سالانہ آمدن 4لاکھ سے 8لاکھ روپے تک ہے ان کو 1ہزار روپیہ ٹیکس ادا کرنا ہوگا اور آٹھ لاکھ سے بارہ لاکھ سالانہ زرعی آمدن تک 2ہزار روپے ادا کرنا ہوں گے۔ یہاں یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ سرکاری ملازمین اور کاروباری شخصیات کے لئے انکم ٹیکس جو کہ وفاقی حکومت انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کے تحت وصول کرتی ہے میں چھوٹ کی حد 4لاکھ روپے تھی جو کہ یکم جولائی 2019 سے 6لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔

(ج) قانون زرعی انکم ٹیکس مجریہ 1997 کے پرانے شیڈول کے مطابق 48لاکھ روپے تک زرعی آمدن پر 6لاکھ، 67ہزار 500روپے زرعی ٹیکس بنتا ہے۔ جبکہ یکم جولائی 2019 سے نافذ ہونے والے ریٹس کے مطابق 48لاکھ روپے تک زرعی آمدن پر 3لاکھ روپے ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ اس سے یہ ظاہر ہے کہ زرعی آمدن پر ٹیکس کاروباری شخصیات پر ٹیکس کی شرح کے قریب ہے۔

(د) حکومت پنجاب پہلے ہی یکم جولائی 2019 سے زرعی انکم ٹیکس میں استثنٰی کو 80 ہزار روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کر چکی ہے اور موجودہ زرعی انکم ٹیکس کی شرح ملازمین اور کاروباری طبقہ پر عائد انکم ٹیکس کی شرح سے کم ہے۔

دی بنک آف پنجاب کی سالانہ میٹنگز منعقدہ سال 2018 اور 2019 میں بنک کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*2752: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دی بنک آف پنجاب کی ہر سال ماہ مارچ میں سالانہ یا خصوصی میٹنگ کا انعقاد ضروری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو 2018 اور 2019 میں ان میٹنگز کا انعقاد کب ہوا اور ان دونوں میٹنگز میں بنک کی کیا کارکردگی سامنے آئی ہے؟

(ج) کیا اس میٹنگ کی اطلاع تمام شئیر ہولڈرز کو دی جاتی ہے اور کیا ان شیئر ہولڈر سے بنک کے معاملات بہتر بنانے کے لئے تجاویز طلب کی جاتی ہیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) نہیں، بنک آف پنجاب کے بائی لاز نمبر 18.1 کے مطابق، بنک سال میں ایک مرتبہ اپنی ایک جنرل میٹنگ بطور اپنی سالانہ جنرل میٹنگ مالیاتی سال ختم ہونے کے بعد چار ماہ کے اندر منعقد کرے جو کہ سابقہ آخری سالانہ جنرل میٹنگ کے پندرہ ماہ کے اندر ہو، بنک خصوصی وجوہات کی بنا پر کمپنیز آرڈیننس برائے انعقاد سالانہ جنرل میٹنگ معاہدے کی دفعہ 158 کی ذیلی دفعہ (I) کے تحت ایس ای سی پی سے توسیع طلب کر سکتا ہے۔

(ب) سالانہ جنرل میٹنگ برائے سال 2018 مورخہ 30.05.2018 کو منعقد ہوئی۔ مذکورہ بالا میٹنگ میں پیش کی گئی بنک کی کارکردگی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سالانہ جنرل میٹنگ برائے سال 2019 مورخہ 29.03.2019 کو منعقد ہوئی۔ مذکورہ بالا میٹنگ میں پیش کی گئی بنک کی کارکردگی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سالانہ جنرل میٹنگ کا نوٹس تمام رجسٹرڈ شیئر ہولڈرز کو 21 دن پہلے میٹنگ کے مقام، تاریخ و وقت کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے جس میں عمومی اور خصوصی کاروباری امور کا اندراج ہوتا ہے۔ مذکورہ نوٹس بنک کے ہر رکن اور اس فرد کو جو نامزد یا متوفی رکن کا نمائندہ ہو ارسال کیا جاتا ہے۔ تمام اراکین ذاتی طور پر یا قائم مقام نمائندہ کے ذریعے میٹنگ میں شرکت کر سکتے ہیں۔ اجلاس کے دوران براہ راست سوال وجواب کی نشست منعقد کی جاتی ہے جس میں تمام سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں اور بنک کی مالی حالت کو بہتر کرنے کیلئے تجاویز لی جاتی ہیں۔

صوبائی حکومت کے پہلے مالی سال میں قرض اور شرح سود سے متعلقہ تفصیلات

*3346: **محترمہ اسوہ آفتاب:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے مالی سال 19-2018 میں کتنا قرض لیا اور یہ قرض کتنی شرح سود پر لیا گیا؟

(ب) یہ قرض کن کن منصوبوں پر خرچ کیا گیا ہے منصوبوں کی تفصیلات مع اخراجات کے فراہم فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) حکومت نے مالی سال 19-2018 میں 63,445.536 ملین روپے قرض لیا۔ جس کی تفصیلات اور شرح سود تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) غیر ملکی شراکت دار ادارے، (فارن ڈونر پارٹنرز)، متعلقہ محکمہ جات اور منصوبہ جات جن پر یہ رقم خرچ کی گئی، تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال کے عملہ کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

521: **جناب محمد ارشد ملک**: کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال میں تعینات ملازمین کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ و عرصہ تعیناتی برانچ وار سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) DAO ساہیوال کو سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنا کتنا فنڈ فراہم کیا اور اخراجات کی تفصیلات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ زیادہ تر ملازمین سالہا سال سے اس آفس میں تعینات ہیں ان کے خلاف بد عنوانی اور مالی کرپشن کی شکایات موصول ہونے کے باوجود ٹرانسفر نہ کیا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت ایسے کرپٹ عناصر کے خلاف تادیبی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال میں تعینات ملازمین کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ و عرصہ تعیناتی برانچ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) DAO ساہیوال کو سال 18-2017 اور 19-2018 میں فراہم فنڈز اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	2017-18	2018-19
بجٹ	24,346,000	18,060,000
خرچ	24,168,493	18,621,975

(ج) دفتر ہذا کے کسی ملازم کے خلاف کسی قسم کی بدعنوانی، مالی کرپشن کے الزامات نہ ہیں اور نہ ہی کوئی FIR درج ہے۔ تاہم دفتر ہذا کے تمام ملازمین کی ٹرانسفرز Rotation پالیسی کے مطابق ہر تین سال بعد کر دی جاتی ہیں نیز اگر کوئی تحریری یا زبانی شکایت موصول ہوتی ہے تو اس کا ازالہ فوری طور پر کر دیا جاتا ہے اور دفتر ہذا میں کوئی تحریری یا زبانی شکایت زیر التواء نہ ہے۔

(د) جی ہاں! اگر کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی بدعنوانی یا مالی کرپشن میں ملوث ہونا ثابت ہوا تو قانون کے مطابق بلا تفریق نمٹا جائے گا۔

سرگودھا: پی پی۔72 میں محکمہ خزانہ کے دفاتر، ملازمین کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

611: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔72 سرگودھا میں محکمہ خزانہ کے تحت کون کون سے دفاتر اور مالیاتی ادارے چل رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر / اداروں میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے سربراہان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ج) ان دفاتر کا سال 19-2018 کا بجٹ کتنا ہے؟

(د) ان دفاتر میں عوام کے لئے کون کون سی خدمات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) ٹریژری آفس میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ٹریژری آفس کا بجٹ کتنا ہے کتنی رقم سالانہ ملازمین کے میڈیکل الاؤنس کے لئے مختص کی جاتی ہے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) حلقہ پی پی۔72 سرگودھا کی حدود میں محکمہ خزانہ کے تحت سب ٹریژری آفس بھلوال کام کر رہا ہے۔

(ب) سب ٹریژری بھلوال میں اس وقت 3 اہلکار کام کر رہے ہیں جن کے نام، عہدہ اور سکیل درج ذیل ہیں:۔

1۔ محمد آصف، ڈپٹی اکاؤنٹنٹ BS-16

2۔ غلام حسین، جونیئر آڈیٹر BS-11

3۔ محمد یاسر، جونیئر آڈیٹر BS-11

(ج) سب ٹریژری آفس میں تعینات اہلکاران کی تنخواہ کا بجٹ برائے سال 19-2018 درج ذیل تھا

1۔ محمد آصف، ڈپٹی اکاؤنٹنٹ	BS-16	453,108=	روپے	(اہلکار صوبائی حکومت کا ملازم ہے)
2۔ غلام حسین، جونیئر آڈیٹر	BS-11	620,868=	روپے	(اہلکار وفاقی حکومت کا ملازم ہے)
3۔ محمد یاسر، جونیئر آڈیٹر	BS-11	281,875=	روپے	(اہلکار وفاقی حکومت کا ملازم ہے)

ٹوٹل = 1,355,851 روپے

نوٹ: تنخواہ کے علاوہ سب ٹریژری آفس بھلوال کے لئے کوئی الگ بجٹ نہ ہے۔

(د) (i) سب ٹریژری آفس بھلوال میں عوام کی خدمت کے لئے تحصیل بھلوال، کوٹ مومن اور بھیرہ میں کام کرنے والے اشٹام فروشوں کے ذریعے اشٹام پیپرز / ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں۔

(ii) تحصیل بھلوال، بھیرہ اور کوٹ مومن میں ہر قسم کی صوبائی وصولی اور مرکزی وصولی کا اکاؤنٹ بنایا جاتا ہے اور ہر قسم کی وصولی کا حساب کتاب بذریعہ صدر آفس (ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس سرگودہا) اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کو ماہانہ بنیادوں پر بھیجا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تحصیل بھلوال، کوٹ مومن وغیرہ کی حدود میں جمع شدہ رقوم، مدامانت (Revenue Deposit) کی وصولی اور ادائیگی بذریعہ سب ٹریژری آفیسر (تحصیلدار) کے دستخط سے کی جاتی ہے۔

(ہ) ملازمین کی تعداد مع نام پیرا (ب) میں درج کی گئی ہے۔ بجٹ پیرا (ج) میں دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ملازمین کو تنخواہ میں دیئے جانے والے میڈیکل الاؤنس کے علاوہ کوئی الگ میڈیکل الاؤنس نہ دیا گیا ہے اور تنخواہ میں میڈیکل کی ادائیگی دورانِ سال 19-2018 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔محمد آصف، ڈپٹی اکاؤنٹنٹ=	BS-16	12x1500=18000
2۔غلام حسین، جونیئر آڈیٹر	BS-11	=12x1500=18000
3۔محمد یاسر، جونیئر آڈیٹر=	BS-11	12x1500=18000

ٹوٹل= 54000روپے

ساہیوال: بنک آف پنجاب کی برانچز، سٹاف، عوام کے لئے سہولیات، آمدن واخراجات سے متعلقہ تفصیلات

655: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں دی بنک آف پنجاب کی کتنی برانچز موجود ہیں اور کیا مزید برانچز کھولنے کا ارادہ ہے؟

(ب) دی بنک آف پنجاب میں سٹاف و آفیسر ان کی ریکروٹمنٹ کے رولز اور طریق کار کیا ہے نیز پچھلے پانچ سالوں میں بنک ہذا میں کتنا سٹاف و آفیسر ز کو بھرتی کیا گیا ہے ان کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں نیز کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) بنک آف پنجاب ساہیوال کی عوام کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے، کتنے قرضہ جات دیئے جارہے ہیں اور ان پر کتنا شرح سود ہے مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

(د) دی بنک آف پنجاب ساہیوال کی 18-2017 اور 19-2018 کی آمدن واخراجات سے کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) ضلع ساہیوال میں بنک آف پنجاب کی کل 12 برانچیں موجود ہیں جن میں 04 تقویٰ اسلامی برانچیں ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ آر۔ایم۔شہید روڈ برانچ، ساہیوال
2۔ لیاقت روڈ برانچ، ساہیوال
3۔ عارف والا چوک برانچ، ساہیوال
4۔ نور شاہ برانچ، ساہیوال
5۔ اڈا کمیر محمد پناہ برانچ، ساہیوال

6۔ اڈا گیمبر برانچ، ساہیوال

7۔ چیک L-14/39 برانچ، ساہیوال

8۔ میر داد معافی برانچ، ساہیوال

9۔ ساہیوال برانچ، ساہیوال (تقویٰ اسلامی)

10۔ چیچہ وطنی برانچ، ساہیوال (تقویٰ اسلامی)

11۔ اڈا کھوئی برانچ، ساہیوال (تقویٰ اسلامی)

12۔ بنگلہ اوکانوالہ برانچ، ساہیوال (تقویٰ اسلامی)

اور مزید برانچیں کھولنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

(ب) بنک آف پنجاب اپنی ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق یکساں روزگار کے مواقع دیتا ہے اور منصوبہ بندی کے تحت ناتجربہ کار اور تجربہ کار لوگوں کو بھرتی کرتا ہے۔ تجربہ کار لوگوں کی اہلیت کے لئے بنکنگ یانان بنکنگ کا تجربہ اسامی کی ضرورت کے مطابق ہونا چاہئے اور انٹرویو میں بھی پاس ہونا چاہئے جبکہ ناتجربہ کار لوگوں کو اہلیت کے لئے تحریری امتحان اور انٹرویو پاس کرنا لازمی ہے۔

بنک آف پنجاب کی ریکروٹمنٹ پالیسی اور ریکروٹمنٹ کے طریق کار بالترتیب تتمہ (الف) اور تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2015 سے اب تک بنک آف پنجاب میں 6822 سٹاف و آفیسرز کو پورے پاکستان میں بھرتی کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بتاریخ 30 جون 2019 کو پاکستان میں بنک آف پنجاب میں 2990 اسامیاں خالی تھیں۔

(ج) بنک آف پنجاب ساہیوال کی عوام کو جو سہولیات فراہم کر رہا ہے اس کی تفصیلات تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ساہیوال کے عوام کو دیئے جانے والے قرضہ اور ان پر شرح سود کی تفصیلات تتمہ (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) بنک آف پنجاب ساہیوال کے سال 2018-2017 اور 30 جون 2019 کی آمدن و اخراجات کی تفصیلات تتمہ (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

این ایف سی کے تحت صوبہ کو پچھلے چار سالوں میں
ملنے والی رقم اوراسکے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

692: سید عثمان محمود : کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) نیشنل فنانس کمیشن کے تحت صوبہ کو پچھلے چار سالوں میں کتنی رقم مالی سال وار ملی، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

(ب) یہ رقم صوبہ بھر میں کہاں کہاں خرچ ہوئی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت قومی فنانس کمیشن کی طرز پر صوبائی فنانس کمیشن بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگرہاں توکب تک، اگر نہیں تووجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) پنجاب حکومت کو پچھلے چار مالی سالوں یعنی 16-2015سے19-2017کے دوران بشمول پچھلے سال کے بقایا جات مجموعی طور پر مبلغ 4,050,210.736 ملین روپے نیشنل فنانس کمیشن (این ایف سی) ایوارڈ کے تحت وصول ہوئے۔سالانہ تفصیل نیچے درج ہے۔

مالی سال	اصل رقم	بقایاجات)پچھلے مالی سال)	کل رقم وصول(ملین روپے)
2015-16	849,820.848	45,960.032	895,780.880
2016-17	879,977.672	41,772.994	921,750.666
2017-18	984,735.390	87,424.415	1,072,159.805
2018-19	1,039,421.328	121,098.057	1,160,519.385
ٹوٹل:-	3,753,955.238	296,255.498	4,050,210.736

(ب) نیشنل فنانس کمیشن (این ایف سی) ایوارڈ کے تحت وفاق سے وصول ہونے والی رقوم آئین کی شق 118 (تتمہ الف) کے تحت پنجاب حکومت کے اکاؤنٹ نمبر1(نان فوڈ) میں جمع ہوتی ہے۔ جہاں سے حکومت پنجاب تمام حکومتی اخراجات بشمول ترقیاتی اور غیر ترقیاتی یعنی تعلیم، صحت اور دیگر مقاصد کے لئے استعمال کرتی ہے۔(تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) حکومت پنجاب نے پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت نیا بلدیاتی نظام لاگو کر دیا ہے۔ جس کے تحت میٹروپولیٹن کارپوریشن، میونسپل کارپوریشنز، میونسپل کمیٹیاں، ٹاؤن کمیٹیاں اور تحصیل کونسلز وغیرہ الیکشن کے بعد قائم ہو سکیں گی۔ تاہم محکمہ خزانہ نے مقامی حکومتوں کو فنڈز کی فراہمی کے لئے ایک عبوری صوبائی مالیاتی کمیشن پنجاب ایوارڈ پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کے تحت بمطابق محکمہ خزانہ کے مراسلہ مورخہ 04.09.2019 کو قائم کر دیا گیا ہے (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

اگست 2018 سے اپریل 2019 تک حکومت کا ریونیو اکٹھا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

726: **محترمہ اسوہ آفتاب**: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اگست 2018 سے اپریل 2019 تک حکومت نے کتنا ریونیو اکٹھا کیا اور یہ ریونیو کن کن ذرائع سے اکٹھا کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 19-2018 میں محکمہ ریونیو اپنا مقررہ ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے؟

(ج) مقررہ ہدف حاصل نہ کرنے کی وجہ بیان فرمائیں اور کیا ہدف حاصل نہ کرنے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے تو اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) حکومت ریونیو بڑھانے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) اگست 2018 سے اپریل 2019 تک حکومت نے مندرجہ ذیل ذرائع سے ریونیو اکٹھا کیا:۔

Sources	19August 18 to April
Tax Receipt	Rs.147,871.815
Non-Tax Receipt	Rs.41,540.109
Total Receipt	Rs. 189,411.924

مزید تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ریونیو نے مالی سال 19-2018 میں اپنے ریونیو اہداف حاصل کئے ہیں۔ جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:-

RE	Actual	فیصدAge
19-2018	19-2018	Increase
72,125.997	74,701.037	3.57

(ج) محکمہ ریونیو نے مالی سال 19-2018 میں قابل قدر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ (بحوالہ جواب درج بالا سوال (ب) اس سال محکمہ نے اپنے ہدف کا 99 فیصد ٹیکس اکٹھا کیا جو کہ اپنے نظر ثانی شدہ ہدف سے 3.57 فیصد زائد ہے۔ جبکہ کل محصولات گزشتہ مالی سال 18-2017 کی نسبت 14 فیصد زائد ہیں۔

(د) (i) حکومت نے جاری مالی سال 20-2019 کے لئے تقریباً 24.910 ارب روپے کے اضافی وسائل حاصل کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے ہیں۔

(ii) حکومت کا مختلف محکموں (Agriculture, Transport, WMC/WASAs) پر صوبائی خزانے پر subsidy کا مالی بوجھ کم کیا گیا۔

(iii) حکومت نے محصولات اکٹھا کرنے کے لئے آن لائن سہولت کا اجرا کیا ہے۔

(iv) وزیر خزانہ ماہانہ کی بنیاد پر Revenue Collecting Department کے ساتھ کارکردگی کے جائزہ کے لئے اجلاس منعقد کر رہے ہیں۔

(v) ذرائع آمدنی بڑھانے کے حوالے سے ماہانہ اجلاس منعقد کئے جا رہے ہیں۔

دی بنک آف پنجاب کی مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری سے موصولہ منافع سے متعلقہ تفصیلات

762: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دی بنک آف پنجاب کو سرمایہ کاری کرنے کے لئے کس سے اجازت لینا ہوتی ہے اس بنک کو کون کون سے بزنس کرنے کی اجازت ہے؟

(ب) دی بنک آف پنجاب کن کن شعبوں میں سرمایہ کاری کئے ہوئے ہے اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) دی بنک آف پنجاب کو دوسرے شعبوں اور محکموں میں سرمایہ کاری سے کتنا منافع ہوا ہے اور اس منافع میں سے اکاؤنٹ ہولڈر کو کس تناسب سے تقسیم کیا گیا؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) بنک آف پنجاب اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے لائسنس کے تحت بطور کمرشل بنک کام کرتا ہے۔ بنک مکمل طور پر کمرشل آپریشن کرتا ہے جو بنکنگ آرڈیننس 1962 اور اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی جانب سے قواعد کے مطابق متعین کردہ سرگرمیوں، پراونشل ریگولیشنز اور دیگر ضوابط کے تحت کام کرتا ہے۔

بنک آف پنجاب حکومت پاکستان کی سکیورٹیز، پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں لسٹیڈ کمپنیوں کے شیئرز، بانڈ، مالیاتی اداروں کے سکوک اور کارپوریٹ بانڈ میں سرمایہ کاری کرتا ہے۔

حکومت پاکستان کی سکیورٹیز، بانڈ، مالیاتی اداروں کے سکوک اور کمپنیوں کے شیئرز میں کی جانے والی سرمایہ کاری، بنک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی جانب سے باضابطہ منظور شدہ سرمایہ کاری پالیسی کے تحت کی جاتی ہے۔

(ب) بنک آف پنجاب نے حکومت پاکستان کے بانڈ (بشمول پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ، ٹریژری بلز، سکوک اور دیگر منظور شدہ سرمایہ کاری کے ذرائع) مالیاتی اداروں کی جانب سے جاری کردہ سکوک اور بانڈ اور پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں لسٹیڈ کمپنیوں کے شیئرز میں سرمایہ کاری کی ہے۔

شائع شدہ فنانشل اسٹیٹ منٹس مورخہ 30۔جون 2019 کے تحت تفصیلات درج ذیل ہیں:-

تفصیل	رقم (روپے ہزاروں میں)
وفاقی حکومت کی سکیورٹیز	265,436,151
غیر حکومتی سکیورٹیز	7,464,013
شیئرز اور سرٹیفکیٹس	1,384,483
ماتحت اداروں / دیگر	36,068
ٹوٹل	274,320,715

(ج) بنک کی مجموعی انٹرسٹ / مارک اپ آمدنی جو کہ قرضہ جات اور سرمایہ کاری سے حاصل شدہ آمدن ہے وہ برائے سال 2018 میں قرضہ جات سے 62 فیصد (28.853 بلین روپے) اور سرمایہ کاری سے 38 فیصد (18.040 بلین روپے) پر مشتمل ہے۔ تاہم اکاؤنٹ ہولڈرز کو پی ایس ایل سیونگز اور ٹرم ڈیپازٹس پر منافع ادا کیا جاتا ہے۔ پی ایس ایل ڈپازٹس پر منافع ایس بی پی کے قواعد کے تحت اور ٹی ڈی آر پر موجودہ شرح سود اور مدت کے دورانیہ کی بنیاد پر ادا کیا جاتا ہے۔

اگست 2018 سے اگست 2019 تک حکومت کی طرف سے لئے گئے غیر ملکی قرضوں سے متعلقہ تفصیلات

907: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری : کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے اگست 2018 سے اگست 2019 تک کتنے غیر ملکی قرضے لئے، یہ قرضے کن بنکوں اور کمپنیوں سے کس کس مد میں لئے گئے؟

(ب) ان قرضوں سے کون کون سے پراجیکٹس مکمل اور شروع کئے گئے، اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) حکومت نے اگست 2018 سے اگست 2019 تک 56,919.049 ملین روپے قرض لیا۔ جس کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) غیر ملکی شراکت دار ادارے (فارن ڈونر پارٹنرز) اور منصوبہ جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کیلئے مختص بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

988: **محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 19-2018 میں گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کیلئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس پر مختص کردہ بجٹ سے فنڈز استعمال کئے گئے ہیں۔

(ج) گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس کیلئے جو بجٹ مختص کیا گیا وہ کہاں کہاں استعمال ہوا اس کی مکمل تفصیل بتائی جائے۔

وزیر خزانہ (مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) مالی سال 19-2018 میں گورنر ہاؤس کے لئے 15,847,000 روپے جبکہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کے لئے -/601,330,000 روپے مختص کئے گئے جس کے مقابلے میں بالترتیب -/3,769,000 روپے اور -/788,294,000 روپے بطور Revised Estimates مقرر ہوئے۔

(ب) یہ درست ہے کہ گورنر ہاؤس اور وزیر اعلیٰ ہاؤس پر مختص کردہ بجٹ سے فنڈز استعمال کئے گئے ہیں۔

(ج) گورنر ہاؤس کیلئے مالی سال 19-2018 میں مختص کردہ بجٹ میں سے -/2,005,000 روپے تنخواہوں کی مد میں جبکہ
-/1,764,000 روپے دیگر اخراجات کے لئے خرچ ہوئے۔

جبکہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کیلئے مالی سال 19-2018 میں مختص کردہ بجٹ میں سے
-/626,149,000روپے تنخواہوں کی مد میں اور
-/162,145,000روپے دیگر اخراجات کے لئے جاری کئے گئے۔(تفصیلات کے لئے بجٹ بک کے متعلقہ صفحات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

پچاس فیصد سیکرٹریٹ الاؤنس صوبہ کے دیگر محکموں کو دینے سے متعلقہ تفصیلات

1106: جناب نصیر احمد : کیاوزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے کس کس محکمہ کے ملازمین کو50فیصد سیکرٹریٹ الاؤنس کی سہولت مہیاکررکھی ہے؟

(ب) کیاحکومت یہ سہولت دیگر محکموں کے ملازمین کو بھی دینے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

وزیر خزانہ(مخدوم ہاشم جواں بخت):

(الف) حکومت پنجاب نے پچاس فیصد سیکرٹریٹ الاؤنس،سول سیکرٹریٹ، گورنرہاؤس / سیکرٹریٹ اور چیف منسٹر آفس کے ملازمین،جو کہ ان محکموں کے پے رول پر اپنی تنخواہ لے رہے ہیں،کو دیاہے۔(ضمیمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دیا گیاہے۔

(ب) نہیں، حکومت اپنے مالی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اس طرح کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

جناب چیئرمین: اب سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔وزیر قانون مسودات قانون پیش کرنا چاہتے ہیں۔جی،وزیر قانون!

مسودہ قانون ایمرسن یونیورسٹی ملتان 2021

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja):: Mr Chairman! I introduce "The Emerson University, Multan Bill 2021."

MR CHAIRMAN: The Emerson University, Multan Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Higher Education for report within two months.

Minister for Law! may indroduce the Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Bill 2021.

مسودہ قانون پنجاب سیاحت، ثقافت و قومی ورثہ اتھارٹی 2021

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja):: Mr Chairman! I introduce "The Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Bill 2021."

.**MR CHAIRMAN:** The Punjab Tourism, Culture and Heritage Authority Bill 2021 has been introduced in the House and is

referred to the Standing Committee on Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism for report within two months.

Minister for Law! may introduce the Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021.

مسودہ قانون (ترمیم) راوی اربن ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2021

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS/ COOPERATIVES: (Mr Muhammad Basharat Raja):: Mr Chairman! I introduce "The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021."

MR CHAIRMAN: The Ravi Urban Development Authority (Amendment) Bill 2021 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Services & General Administration for report within two months.

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد فرمائیں!

جناب محمد وارث شاد: شکریہ، جناب چیئرمین! دو تین دن پہلے میں نے یہاں پر پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھ کر اپنے ضلع میں ہونے والے بڑے اہم ترین واقعہ کو بیان کیا تھا جس میں بہت ظلم ہوا تھا جس پر راجہ بشارت صاحب نے بڑی مہربانی کی اور انہوں نے مجھے اس ہاؤس میں یقین دلایا کہ میں نے انتظامیہ کو بُلا لیا ہے کیونکہ میرے نوٹس میں میڈم ساجدہ آہیر صاحبہ لائی ہیں تو اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اگر آج ڈپٹی کمشنر اور ADCR کو بلایا گیا تھا تو یہ اتنا اہم واقعہ تھا کہ تین معذور بچیاں

اور چوتھا ان کا معذور بھائی جبکہ ان کی والدہ فالج کا شکار ہیں، ہمارے ضلع کا ایک HVC ریٹائر تھا اور انتہائی اچھا انسان تھا جس نے بڑی اچھی سروس کی ہے تو مجھے اگر اس میٹنگ میں بُلا لیتے تو میں اس واقعہ کی پوری background بیان کر دیتا۔ مجھے نہیں پتا کہ میٹنگ میں کیا ہوا ہے لیکن ایک بات میں ضرور کہوں گا کہ اگلے دن رات کو ساڑھے دس بجے میڈیم ساجدہ آہیر وہاں تھیں، ان معذور بچوں کا سامان سڑک پر پھینکا ہوا تھا جو بالکل illegal اور unlawful تھا۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! Wind up کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میڈم ساجدہ جو حکومتی بنچوں پر بیٹھی ہیں ان کو پتا ہے۔ ان معذور بچوں کو اٹھا کر چارپائی پر ڈالنا پڑتا ہے۔ رات ساڑھے 10 بجے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ نے یہ بات پھر repeat کی ہے پلیز اپنی بات ختم کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میری استدعا یہ ہے کہ اتنا بڑا واقعہ ہونے کے بعد اگلے دن ADCR عدیل حیدر نے اس پورے معذور خاندان کو threats بھیجے کہ تم کوارٹر خالی کر دو ورنہ میں تمہارے ساتھ دوبارہ یہی حشر کروں گا۔ میڈم ساجدہ میری بات کو endorse کریں گی۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ) : جناب چیئرمین! ان کا فرمانا بالکل درست ہے اس دن انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات کی تھی اور میں اس بات پر ان سے معذرت چاہتا ہوں مجھے یاد نہیں رہا ورنہ میں کلو صاحب کو بلا لیتا میں اس کے لئے ان سے معذرت خواہ ہوں۔ یہاں پر متعلقہ AC آئے تھے اور ہماری متعلقہ ممبر صاحبہ سے بات بھی ہوئی ہے۔ اس میں دو issues تھے۔ ایک non-cooperation of the department اور دوسرا issue ان کے کوارٹر پر قبضہ کہ وہ legal ہے یا نہیں۔ ان دونوں issues پر بڑی تفصیل سے بات ہوئی ہے۔ اس کا جو بھی فیصلہ ہوا میں محترم رکن کو اس سے آگاہ کر دوں گا۔ میں کلو صاحب سے دوبارہ معذرت کرتا ہوں کہ میں ان کو بلا نہیں سکا۔

زیرو آر نوٹس

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے بہت اہم issue پر بات کرنی ہے پلیز! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب چیئرمین: پہلے زیرو آر نوٹس لے لیں پھر اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ یہ زیرو آر نوٹس محترمہ مہوش سلطانہ کا ہے۔

چوآسیدن شاہ کھجولا گاؤں کی سڑک کی مرمت اور توسیع کروانے کا مطالبہ

محترمہ مہوش سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چوآسیدن شاہ ضلع چکوال کھجولا گاؤں کی سڑک کی مرمت اور توسیع کا منصوبہ 2017-18 میں منظور ہوا اور اس کے لئے 40.756 ملین روپے allocate ہوئے جن میں سے 20.756 ملین جاری ہوئے اور بقایا پیسے جاری نہ ہونے کی وجہ سے کام کی تکمیل نہ ہو سکی جس سے لوگوں کو دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس سڑک کی مرمت اور توسیع ترجیحی بنیادوں پر کی جائے تاکہ لوگوں کو سہولیات میسر آسکیں۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ اس پر بات کریں۔

محترمہ مہوش سلطانہ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں اس ایوان کو یہ بتانا چاہوں گی کہ یہ روڈ تقریباً 4 کلومیٹر کی ہے جو چوآسیدن شاہ سے کھجولا گاؤں کو ملاتی ہے۔ کھجولا گاؤں پہاڑوں کے درمیان ایک چھوٹا سا گاؤں ہے وہاں بہت دشوار گزار پہاڑی راستہ ہے۔ جو 40.756 ملین پچھلے دور حکومت میں allocate ہوئے تھے اس میں سے آدھی رقم جاری ہوئی جس سے سڑک کا کام شروع کر دیا گیا۔ جب حکومت ختم ہوئی اور وہ بقایا رقم جاری نہیں ہوئی تو اس وجہ سے کام وہیں پر

روک دیا گیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر جو آدھا کام ہوا ہے وہ بھی ضائع اور خراب ہو رہا ہے۔ جب اس سڑک پر مرمت کا کام شروع کیا گیا تھا تو اس سڑک کو پورا اکھاڑ دیا گیا تھا اور اس پر روڑی ڈال دی گئی۔ اب اس روڈ پر کار چل سکتی ہے نہ چھوٹی گاڑی چل سکتی ہے۔ جیپ کے علاوہ اس روڈ پر سفر کرنا بہت مشکل ہے۔ وہاں کے بچوں اور لوگوں کو چو آسیدن شاہ کی طرف سکول کے لئے، علاج کے لئے یا کسی بھی دوسری ضرورت کے لئے جانا پڑتا ہے تو انہیں سفر کے لئے بہت زیادہ مشکلات ہوتی ہیں۔ Almost یہ گاؤں باقی تمام دنیا سے کٹا ہوا ہے ۔ یہاں پر honorable فنانس منسٹر اور دوسرے وزراء بھی موجود ہیں تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گی کہ remaining 20 million کو release کیا جائے تاکہ اس سڑک کا کام مکمل ہو اور لوگوں کو سفر کرنے میں آسانی ہو۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور! آپ بات کریں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ) : جناب چیئرمین! چونکہ یہ لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے اس لئے میں بات کروں گا۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے اس کے مطابق جو کچھ محترمہ نے فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔ اس کے relevant funds اس لئے جاری نہیں ہو سکے کہ P&D میں جو اس سکیم کا نام لکھا گیا تھا اس وقت کوئی غلطی ہو گئی تھی اس کو درست کرنے کے لئے محکمہ نے کوشش کی لیکن وہ کوشش بروقت بارآور ثابت نہ ہوئی۔ آج جب میں نے محکمہ سے بریفنگ لی تو انہوں نے اس بات کی assurance دی ہے کہ اس سال بھی اس کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں گے اور بقایا فنڈز اگلے مالی سال میں دے کر اس منصوبے کو مکمل کرایا جائے گا۔ میں محترمہ سے گزارش کروں گا کہ وہ اجلاس کے بعد تشریف لے آئیں میں ان کی موجودگی میں متعلقہ محکمہ کے لوگوں سے بات کرا دوں گا۔ میں ADL چکوال سے بھی ان کی بات کروا دوں گا اور I assure کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس منصوبے کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ۔ اگلا زیرو آور نوٹس جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! اب مجھے بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: یہ بھی آپ ہی کا بزنس ہے اس کو ختم کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: سردار صاحب! پہلے طاہر پرویز کی تحریک لے لیتے ہیں پھر میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

صوبہ میں Covid-19 کی وجہ سے کارخانے بند ہونے کی وجہ سے بے روزگار ہونے والے مزدوروں کی بحالی کا مطالبہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ بھر میں COVID-19 کی وجہ سے بیشتر فیکٹریوں، کارخانوں اور اداروں میں لاکھوں کی تعداد میں مزدور کارکن کام کرتے تھے لیکن وہ کارخانے بند ہو گئے ہیں۔ اس بابت محکمہ محنت نے کوئی سروے نہیں کروایا ہے کہ کتنے کارکن بے روزگار ہوئے ہیں اور ان کی بحالی کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بات کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب چیئرمین!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ منسٹر لیبر بیمار ہیں ان کی طرف سے باقاعدہ request آئی ہے میری ان سے فون پر بات ہوئی ہے۔ جناب طاہر پرویز نے اس کو پڑھ لیا ہے اب اس کو pending فرمالیں جب منسٹر صاحب ہوں گے تو وہ جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اس زیرو آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! اب مجھے بات کرنے دی جائے۔

جناب چیئرمین: پہلے حسن مرتضیٰ کا زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ نے کہا تھا کہ زیرو آر کے بعد آپ کو بات کرنے دوں گا۔

جناب چیئرمین: یہ بھی اپوزیشن کا بزنس ہے ہم آپ کی خدمت کر رہے ہیں۔ میں نے حسن مرتضیٰ کو floor دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ان کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، حسن مرتضیٰ!

پنجاب پولیس میں بھرتی ہونے والے انسپکٹر لیگل اور لاء انسٹرکٹر کو ریگولر کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ سال 2004 اور 2007 میں پنجاب پولیس میں انسپکٹر لیگل / لاء انسٹرکٹر کی اسامیاں fill کرنے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا جس کے پیش نظر پنجاب بھر سے لوگوں نے apply کیا۔ یہ بھرتیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی بجائے محکمے نے اپنے Departmental Selection Board کے ذریعے تمام قواعد و ضوابط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بالکل میرٹ پر کیں۔ اب اس Departmental Selection Board کے تحت بھرتی ہونے والے افسران اپنی زندگی کا قیمتی ٹائم محکمے کی نذر کر چکے ہیں اور انہیں بطور انسپکٹر لیگل / لاء انسٹرکٹر 13 سے 16 سال مکمل ہو چکے ہیں۔ 2018 میں The Punjab Regularization of Service Act 2018 پاس ہوا لیکن اس میں کچھ ابہام رہ گیا اور درج بالا ملازمین کا portion skip ہو گیا اور یہ بے چارے ملازمین جن کی صاف ستھری سروس ہے اور یہ دن رات اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں ان کو regular نہیں کیا گیا بلکہ اب پنجاب بھر کے ان ملازمین کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ پبلک سروس کمیشن میں appear ہوں اور وہاں سے recommendation لے کر آئیں ورنہ آپ کو

نوکری سے فارغ کر دیا جائے گا۔ یہ آرڈر نہ صرف محکمے کے Departmental Selection Board پر عدم اعتماد ہے بلکہ آئین پاکستان کے آرٹیکل کے مطابق یہ بنیادی انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے حتیٰ کہ یہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلوں کی بھی violation ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کا بھی یہ فیصلہ ہے کہ اگر اخبار اشتہار اور تمام قواعد وضوابط کو پورا کرتے ہوئے کوئی کنٹریکٹ ملازم بھرتی ہوتا ہے اور اس کی مدت ملازمت بھی دس سال یا اس سے زیادہ ہوگئی ہے تو محکمہ پابند ہے کہ اسے regular کرے۔ The Punjab Regularization of Service Act 2018 میں ابہام کی وجہ سے نا صرف مذکورہ ملازمین کا مستقبل تاریک ہو رہا ہے بلکہ ان کے بچوں کا مستقبل بھی خطرے میں پڑ چکا ہے لیکن متعلقہ اتھارٹیز کی طرف سے اس انتہائی اہم سلگتے ہوئے issue کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی اور انہیں regular کرنے کی بجائے اب پبلک سروس کمیشن میں appear ہو کر recommendations لے کر آنے کا حکم صادر فرمادیا گیا ہے اور یہ بھی فرمان جاری کیا گیا ہے کہ اگر پبلک سروس کمیشن سے recommendations نہیں آئیں گی تو یہ ملازمین نوکری سے فارغ کر دیئے جائیں گے۔ یہ انتہائی ظلم و بربریت ہے، اس Act سے بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ سپریم کورٹ کے فیصلے کی بھی نفی ہے جس سے صوبہ بھر کے ملازمین اور بالخصوص درج بالا ملازمین اور ان کی فیملیوں میں انتہائی تشویش اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ انتہائی سلگتا ہوا issue ہے جس کا حل از حد ضروری ہے جس کے لئے اس معاملے کو کسی سپیشل کمیٹی میں بھیجنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ معاملہ forever حل ہو سکے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون وپارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سید حسن مرتضیٰ نے کافی تفصیل کے ساتھ تحریک پیش کی ہے تو اس میں کچھ ایسے واقعات ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ریکارڈ سے متعلقہ ہیں۔ میری استدعا ہو گی اگر معزز ممبر اس سے اتفاق کریں تو اس زیرو آر نوٹس کو کسی کمیٹی کے سپرد کر دیں انشاءاللہ تعالیٰ اس میں اس کو resolve کر لیں گے۔

جناب چیئرمین: جی،اس زیرو آر نوٹس نمبر 2021/43 کو سپیشل کمیٹی نمبر 6 کے سپرد کیا جاتا ہے اور دو ماہ کے اندر اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین !پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب شہاب الدین خان! آپ بات کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! یہ زیادتی ہے اگر آپ نے ہاؤس کو اس طرح چلانا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ نے بولنا ہے یا میرے ساتھ بحث کرنی ہے؟ آپ بول لیں۔ میں نے آپ کو مائیک دیا ہے۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئرمین! آپ نے پہلے ادھر اشارہ کیا تھا میں اس لئے بات کر رہا تھا۔

جناب چیئرمین: چلیں! آپ بات کر لیں۔

آن لائن امتحانات لینے کا مطالبہ کرنے والے طلباء پر پولیس کا تشدد

رانا مشہود احمد خان: چیئرمین !سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس ہاؤس کے اندر ہم سب عزت کے ساتھ بات کرنا چاہتے ہیں،سنانا چاہتے ہیں اور جو عوام کے issues ہیں ان پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ آج میں جو ہاؤس کے سامنے issue لے کر آنا چاہتا ہوں کہ حکومت جو آج کی حکومت ہے جب یہ اپوزیشن میں تھی تو یہ طلباء کے حقوق کی بات کرتی تھی۔ یہ بات کرتی تھی کہ نوجوانوں کو ان کے حقوق دلوائے جانے چاہئیں اور نوجوانوں کی آواز کو سنا جانا چاہئے۔ آج بدقسمتی کیا ہے کہ چاہے وہ کورونا ہے چاہے وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی faulty policies ہیں جس کی وجہ سے آج پورے پنجاب کے طلباء احتجاج کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ جب کورونا کی وجہ سے کلاسز کو online

کیا گیا تو جو طلباء ہیں ان کا مطالبہ ہے کہ امتحان کو بھی online لیا جائے جبکہ گورنمنٹ خود کہتی ہے کہ اس وقت کورونا کا epidemic ہے اور اس پر حالات کنٹرول سے باہر ہیں۔

دوسرا مطالبہ والدین اور بچوں کا یہ ہے کہ جب آپ online classes لے رہے ہیں تو آپ فیسوں میں خاطر خواہ کمی کیوں نہیں کرتے تاکہ جو پوری قوم کورونا سے متاثر ہے اس کے اندر بچوں کو تعلیم کے میدان میں ریلیف مل سکے۔ ان بچوں نے جب اپنے مطالبات پر بات کی تو ان کو ظالمانہ طریقے سے تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ان کی self-respect اور dignity کو مجروح کیا گیا۔ ان کو گھروں سے اٹھایا گیا، ان پر جیلوں کے اندر تشدد کیا گیا۔ قوم کے مستقبل کے ساتھ یہ جو سلوک کیا گیا ہے یہ قابل غور ہے، آج آپ ان معصوم نونہالوں کے ساتھ جو کچھ کر رہے ہیں اور آپ ان کو ٹراما میں لے کر جا رہے ہیں۔ تو میری آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ بچے جن کو گرفتار کیا گیا، جن کا آج کے دن تک پتا نہیں لگ رہا اس پر بڑا اضطراب پایا جاتا ہے۔ آج ہیومن رائٹس کی جتنی بھی تنظیمیں ہیں وہ ان بچوں کے ساتھ مل کر احتجاج کرنے چیئرنگ کراس پر آ رہی ہیں۔ تو میری، سید حسن مرتضیٰ اور ہمارے معززین اکابرین جو یہاں پر بیٹھے ہیں جناب محمد وارث شاد اور ہم سب کی آپ سے یہ درخواست ہے کہ فوری طور پر ایک کمیٹی بنائی جائے اور ان کو بلا کر ان کے مطالبات سنے جائیں کیونکہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ اتنا کچھ ہو رہا ہے، بچے احتجاج کر رہے ہیں، قوم کا مستقبل سڑکوں پر ہے اور حکومت کی طرف سے بے حسی ہے کسی نے ان سے رابطہ نہیں کیا۔ تو ہماری درخواست ہے کیونکہ یہ قوم کے مستقبل کا سوال ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ فوری طور پر ان کو بلایا جائے۔ اس پر ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو اپوزیشن اور حکومت کے معزز ممبران پر مشتمل کمیٹی ہو ان کو بلا کر سنا جائے۔ میں چاہوں گا کہ اس پر لاء منسٹر صاحب response کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ چونکہ لاء منسٹر نے جواب دینا ہے تو میں ان سے آپ کے توسط سے ایک اور بات کرنا چاہوں گا کہ الیکشن لڑنا اور الیکشن کے اندر campaign کرنا آئینی حق ہے ہمارے محترم ایم این اے افتخار شاہ کی death کے بعد وہاں پر ان کی بیٹی الیکشن لڑ رہی ہے آج ان کے بھائی کو پولیس نے بغیر کسی وجہ کے گرفتار کیا ان کو تھانے کے اندر رکھا ہوا ہے اور کوئی جرم بھی نہیں بتایا گیا تو یہاں پر جب ہم fair and free الیکشن کی بات کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، آپ please wind up کریں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب چیئر مین! تو اس سلسلے میں، میں محترم لاء منسٹر سے کہوں گا کہ اس کا بھی نوٹس لیا جائے otherwise آج وہاں پر حالات خراب ہو سکتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئر مین: جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ نے بات کرنی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! میں نے بھی اسی سلسلے میں بات کرنی ہے۔ محترم لاء منسٹر اکٹھا جواب دے دیں۔

جناب چیئر مین: جی، ذرا بات short کیجئے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئر مین! میں مشکور ہوں کہ آپ نے مہربانی فرمائی، رانا مشہود احمد خان نے بھی بڑی تفصیل سے بات کی۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ کمیٹی جو ہے میں پہلے بھی کئی دفعہ گزارش کر چکا ہوں کہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو کنٹرول کرنے کے لئے اور regularize کرنے کے لئے کوئی ایسی کمیٹی ہونی چاہیے جس کی میٹنگز بھی اکثر ہوتی رہیں اور ان اداروں کے لوگ بھی آتے رہیں تاکہ جو ان کے تحفظات ہیں وہ بھی دور ہوتے رہیں۔ اس قسم کے جو سڑکوں پر بچوں کو مارنے کے واقعات ہیں یہ بڑے شرمناک ہیں ایسے واقعات نہیں ہونے چاہئیں۔ میری گزارش ہے کہ اس issue کو resolve کرنے کے لئے اگر آج فوری طور پر کمیٹی بن جائے، لیکن میں چاہتا ہوں کہ مستقل بنیادوں پر اس کا حل نکالنے کے لئے سپیکر صاحب کی سربراہی میں جس میں حکومت بھی شامل ہو، اپوزیشن بھی شامل ہو اور اس میں ہماری سرکاری یونیورسٹیز کے لوگ بھی ہوں اور فیکلٹی کے لوگ بھی ہوں ہمارے جو سٹوڈنٹس ہیں وہ بھی شامل ہوں اور مل بیٹھ کر اس کا مستقل حل ہونا چاہیے۔ فیسیں دن بدن اپنی مرضی سے بڑھا دی جاتی ہیں اور اس پر احتجاج کرنے والوں پر ٹارچر اور ان پر گھات کے ذریعے تشدد، وہ videos بھی سامنے آئی ہیں انتہائی بے دردی اور ظالمانہ طریقے سے انہیں سڑکوں پر گھسیٹا گیا ہے اور انہیں مارا گیا ہے۔ آج ان کا احتجاج بھی ہے میں چاہتا ہوں کہ اگر اس سے پہلے ہم اس کا کوئی حل نکال لیں تو یہ بڑی خوش آئند بات ہو گی کہ ہم نے مل بیٹھ کر اپنا مستقبل بچا لیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئر مین!۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! شکریہ

جناب چیئرمین: ان کا relevant topic ہے تو میں اس کے بعد آپ کو ٹائم دوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین! میں، with due respect یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بات کرنے یا نہ کرنے دینا، اپوزیشن بنچز سے ہو چاہے گورنمنٹ بنچز سے ہو یہ آپ کا اختیار ہے and all the members including myself, including Rana Sahib ,including Sardar Sahib and including Malik Arshad , they should address the Chair with certain code of respect. آپ بات کرنے دیں یا نہ کر دیں یہ ایک مختلف بات ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جس پر ابھی رانا مشہود احمد خان نے بات کی، سید حسن مرتضیٰ نے بھی بات کی اور ایک precedent بھی موجود ہے جو کہ printed decision of Chair ہے اس میں موجود ہے کہ 2002 میں تب بھی جناب محمد بشارت راجہ لاء منسٹر تھے اور ایک committee to deal with matters related to private schools, colleges and universities. اس وقت یہ کمیٹی تشکیل پائی تھی جو تین سال کام کرتی رہی اور اس نے بڑے core issues کو address کروایا تھا جیسے electricity کے commercial tariffs تھے جس طرح کے fee کے issues تھے، categorization اسی پارلیمانی کمیٹی نے کرائی تھی، Executive arms کی اپنی حیثیت ہے اور وہ رہے گی یہ بڑا serious issue ہے جو آج کا ہے اس کے اندر ایسے معاملات بھی ہیں جو کہ fee کے متعلق ہیں اس کے اندر ایسے معاملات بھی ہیں جو آج administrative ہیں اور purely لاء منسٹر کے ambit میں آئیں گے، پولیس کی بہت highhandedness ہوئی ہیں کل کچھ لوگوں کے گھروں پر ریڈ ہوا اور ان کے ایک سٹوڈنٹ لیڈر ہیں جن کی wife کو manhandle کیا گیا اور ان کے گھر پر ریڈ کرتے وقت بہت زیادہ زیادتی کی گئی اور پانچ وہ بچے جو different provinces سے آئے ہوئے ہیں، سندھ کا ایک بچہ ہے وہ ابھی تک missing ہے they are not reported in any FIR. جن لوگوں نے bails کروا رکھی تھیں اُن کی bails کی موجودگی میں نئی دفعات ایضاد کر کے اُن کی گرفتاریاں کی گئیں۔ This is too much یہ بہت زیادتی ہے، ہماری آپ سے یہ

درخواست ہے کہ آپ in consultation with the Law Minister اُن کی chairmanship میں ایک ایسی کمیٹی constitute کر دیں جو اس immediate matter کو آج ہی resolve کرے اور CCPO Lahore کو Law Minister should be instructed for this آپ کا حکم جاری ہو کہ وہ یہاں پر آئے، students میں بہت اضطراب پایا جاتا ہے۔ یہ بڑی زیادتی ہے کہ جو ہمارے students ہیں وہ حوالات کے اندر پڑے ہوئے ہیں۔ This is no way of doing. اور یہ اُن کا genuine cause ہے۔

جناب چیئرمین : جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین!

جناب چیئرمین : جی، چودھری ظہیر الدین! آپ جواب دیں گے؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! میں صرف اتنا عرض کرتا ہوں کہ سردار شہاب الدین نے جیسے ہی سیشن شروع ہوا تھا تو انہوں نے Point of Order پر بات کرنی چاہی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ Question Hour کے بعد بات کر لیجئے گا۔ اُس کے درمیان بھی Point of Order ہوتے رہے انہوں نے ہر دفعہ Point of Order مانگا اب تک معزز ممبر 4 دفعہ کھڑے ہو چکے ہیں ہم آپ کے حکم کی honor کرتے ہیں۔ آپ کسی کو بھی اجازت دے دیتے ہیں میرے خیال میں ان کی بات سن لی جائے شروع میں پہلا Point of Order انہوں نے مانگا تھا لیکن وہ ہر دفعہ جب اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں تو انہیں موقع نہیں ملتا تو میری گزارش ہو گی اگر آپ مناسب سمجھیں تو انہیں اجازت دے دی جائے۔

جناب چیئرمین :جی، اس سے پہلے ایک relevant بات ہو رہی تھی تو اُس میں تینوں معزز ممبران نے ایک ہی topic پر بات کرنی تھی تو میں اُس کے sequence کو نہیں توڑنا چاہتا تھا۔ جی، اب جناب شہاب الدین بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں چودھری ظہیر الدین صاحب کا بہت شکر گزار ہوں یہ ہمارے سینئر منسٹر بھی ہیں میں صرف یہ بات کرنا چاہتا تھا کہ منگل والے دن اجلاس میں ہمارے اپوزیشن کے بھائی معزز ممبر رانا مشہود صاحب

نےQuestion Hour کے دوران ایک بات کی تھی کہ لوکل گورنمنٹ کا سیکرٹری موجود نہیں تھا تو اگر اس ایوان کی یہی حالت رہی چونکہ میں ایک اہم ایشو کی بات کر رہا ہوں میں ہمیشہ بیورو کریسی کو نوکر شاہی کہتا ہوں۔ منگل کے دن سیکرٹری لوکل گورنمنٹ آفس میں موجود تھے لیکن انہوں نے یہاں آنے کی تکلیف نہیں کی۔ میں اس ایوان کی supremacy کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ نوکر شاہی اسی طرح کرے اس حوالے سے معزز لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے کہا تھا کہ اُس کو suspend کر دیا جائے گا تو میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر چھوٹے ملازم پر یہ suspension ہو یا کچھ بھی ہو میں اس ایوان میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اگر آفس میں موجود تھا تو he will be shifted وہ suspend ہونا چاہئے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ اس ایوان کی بالا دستی کو مد نظر رکھتے ہوئے سیکرٹری یہاں نہ آئیں۔ میں honesty سے بات کر رہا ہوں کہ سیکرٹری صاحب اُس وقت آفس میں موجود تھے انہوں نے یہاں آنے کی تکلیف نہیں کی میں معزز لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے اس بات کا جواب بھی پوچھوں گا اور کہوں گا کہ اُن کو سزا دی جائے نہ کہ کسی چھوٹے ملازم کو سزا دی جائے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں پہلے لاء منسٹر جناب محمد بشارت راجہ سے جواب لے لیں۔ جی، راجہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو students کے حوالے سے بات کی گئی ہے تو میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ بالکل بات چیت ہونی چاہئے اس کے دو پہلو ہیں ایک لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ ہے اور ایک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ میں اپنے بھائیوں معزز ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ آج اُن کو بُلا لیتے ہیں اور جو لاء اینڈ آرڈر سے متعلقہ امور ہیں اُن پر اُن سے بات کر لیتے ہیں اور جس طرح ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک کمیٹی بن جانی چاہئے committee of the House اُن کے یونیورسٹی سے متعلق جو معاملات ہیں اُن کو طے کرنے کے لئے تو اُس میں جو concerned minister ہیں وہ ہائر ایجوکیشن کے منسٹر ہیں

اُن کو بھی شامل کرلیں اس پر کمیٹی بنادیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اُس پر ہم بات کرسکتے ہیں لیکن لاءاینڈ آرڈر کے حوالے سے ہم آج ہی بات کرلیں گے۔

رانامشہوداحمد خان: جناب چیئرمین! راجہ صاحب اس کا ٹائم بتادیں اور CCPO کو بھی بُلالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی(جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین! میں CCPO کی availability دیکھ کر convey کر دیتا ہوں۔ دوسری بات سردار صاحب نے فرمائی ہے اُس منگل والے دن واقعتاً جو یہاں ایک situation پیدا ہوئی تو اُس دن میں نے اُس حوالے سے اس ہاؤس کے ممبران کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے یہ کہا کہ جس کسی کی یہ کوتاہی ہے جو یہاں ہاؤس میں نہیں آیا اُس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ میں جب یہاں موجود ہی تھا تو ایک صاحب یہاں آفیسر گیلری میں 4 بج کر 25 منٹ پر آکر بیٹھ گئے تو میں نے اُنہیں کہا کہ آپ کیوں آئے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ میں 10 منٹ لیٹ ہو گیا ہوں میں نے اُسے کہا کہ آپ 10 منٹ نہیں 2 گھنٹے 25 منٹ لیٹ ہیں کیونکہ اجلاس نے 2 بجے شروع ہونا تھا دیکھیں جو ہمارے متعلقہ منسٹر ہیں جن کا Question Hour ہوتا ہے وہ کبھی 4 بجے نہیں آتے وہ ہمیشہ وقت پر آتے ہیں جب اجلاس شروع ہوتا ہے تو وہ اپنے کمرے سے اُٹھ کر ہاؤس میں آجاتے ہیں اسی طرح جو سیکرٹری concerned ہیں اُس کا یہ کام ہے یا جو بندہ deputed ہے اُس کا کام ہے کہ وہ 2 بجے آکر یہاں بیٹھ جائے اجلاس چاہے 5 بجے شروع ہو لیکن اُس کی موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ اُنہوں نے خود کہا کہ میں 10,15 منٹ لیٹ ہوا ہوں لیکن وہ 10,15 منٹ لیٹ نہیں تھے 2 بجے اجلاس تھا وہ 4 بج کر 25 منٹ پر آئے تھے۔ ایک یہ بات تھی دوسرا میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کو یہاں کس نے بھیجا انہوں نے کہا میری ڈیوٹی لگی ہے میں آگیا ہوں میں نے کہا پھر آپ کو وقت پر آنا چاہئے تھا اس لئے اُن کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ جہاں تک سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کا تعلق ہے یہاں مجھے اسی ہاؤس میں بیٹھے ہوئے یہ convey ہوا تھا کہ وہ اسلام آباد میں ہیں۔ جس طرح اب سردار شہاب الدین خان فرمارہے ہیں کہ نہیں وہ اسلام آباد میں نہیں تھے دفتر میں تھے اُس کو چیک کروالیتے ہیں اگر کوئی اس قسم کی positive بات ہوئی تو انشاءاللہ تعالیٰ چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ لایا

جائے گا اور اس پر بھی کارروائی کی جائے گی۔ میں بالکل واضح طور پر کہہ رہا ہوں کہ اگر ہم اس ہاؤس کے تقدس کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اس قسم کے سخت فیصلے لینے پڑیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب چیئرمین ! ہمارے candidate کے بھائی کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس آفیسر جو کہ وہیں کے متعلقہ ہیں ڈی ایس پی ہیں اُس الیکشن کے اندر fully حصہ لے رہے ہیں اور انہوں نے اُن کو بغیر کسی مقدمہ کے گرفتار کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! مجھے معلوم نہیں ہے میں ابھی چیک کر لیتا ہوں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین ! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، سندھو صاحب ! آپ بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین ! وزیر قانون و پارلیمانی امور جناب محمد بشارت راجہ صاحب کو اس بات کا معلوم ہے ان کی موجودگی میں Hon'ble Speaker چودھری پرویز الٰہی صاحب نے یہ رولنگ دی تھی کہ جس محکمے کا سیکرٹری چاہے وہ کہیں بھی مصروف ہو گا اگر وہ نہیں آتا تو اُس کا کوئی نمائندہ قابل قبول نہیں ہو گا وہ سوالات pending کر دیئے جائیں گے چونکہ لاء یہ پابند کرتا ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ کا سیکرٹری ہے اُس کو آنا چاہئے۔ اصل میں جو ابھی راجہ صاحب نے کہا کہ deputed تھا تو میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو سیکرٹری concerned ہیں اُس کی presence ضروری ہے اُس کے ممبر کی نہیں، کسی deputed شخص کی نہیں چونکہ یہ رولنگ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ اب وزیر قانون و پارلیمانی امور اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! ان کا فرمانا درست ہے لیکن اس کو letter and spirit implement ہونا چاہئے لیکن بعض اوقات اگر سیکرٹری بیمار ہے تو پھر کیا کریں گے؟ پھر جس آدمی کی ڈیوٹی لگے گی تو وہی آئے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین ! پھر Question Hour pending کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی محکمہ کا سیکرٹری تین ماہ کے لئے چھٹی پر چلا جائے پھر ہم تین ماہ اُس محکمے کی کارروائی نہیں کریں گے، یہ نہیں ہے۔ اس طرح جو آدمی deputed ہو گا وہی آئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین !

جناب چیئرمین: جی، سردار صاحب آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین ! میں 100 فیصد یہ بات کر رہا ہوں جو مجھے ensure ہوا ہے کہ سیکرٹری صاحب آفس میں موجود تھے ہمیں غلط بتایا گیا ہے کہ سیکرٹری صاحب اسلام آباد تھے۔ میں آپ کے توسط سے Hon'ble Law Minister سے درخواست کروں گا کہ اسمبلی کا تقدس اسی طرح پامال ہوتا رہے گا اگر یہ نوکر شاہی پر ایکشن نہیں لیں گے اُن پر ایکشن لیں۔ میری request ہو گی Hon'ble Law Minster سے کہ اسی اجلاس میں اس بات کا جواب بھی دیں کہ اُس کو shift کیا گیا یا نہیں کیا گیا۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی (جناب محمد بشارت راجہ): جناب چیئرمین ! میں ایسی کوئی کارروائی commit نہیں کر سکتا۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین !۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین !۔۔۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ صاحب ! سردار صاحب کافی دیر سے کھڑے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین ! میں نے صرف ایک لفظ کہنا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ صاحب !

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین ! گزارش یہ ہے کہ جس طرح وزیر قانون و پارلیمانی امور نے کہا بڑی مناسب بات ہے۔ سیکرٹری صاحب کی اگر geo fencing کروالی جائے تو پتا چل جائے گا وہ اُس ٹائم کدھر تھے شکریہ

جناب چیئرمین: جی، سردار صاحب !

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب چیئرمین !شکریہ میں آج یہاں پنجاب اسمبلی میں کھڑے ہو کر بھارت میں سکھ اور خاص طور پر پنجابی کسانوں کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں۔ جیسا کہ آپ خود بھی کسان ہیں آپ کو بھی معلوم ہے کہ بھارت میں پچھلے دو ماہ سے پورے دہلی شہر کو cordon off کیا ہوا ہے اور وہاں پورے شہر میں کسان موجود ہیں لیکن مودی سرکار جو کہ ایک فاسق سرکار ہے اس نے تین دن پہلے کسانوں کو بے دردی کے ساتھ مارا۔ 26 جنوری جو کہ ایک سیاہ دن ہے جس کو بھارت ہمیشہ celebrate کرتا ہے اس مرتبہ بھارت کے اپنے شہریوں نے اس دن کو منانے سے انکار کر دیا۔ پنجاب، ہریانہ، ہماچل اور دہلی کے تمام کسان اکٹھے ہوئے اور ان کی مانگیں بالکل جائز تھیں۔ ہم بھارت میں جو human rights کی violation ہو رہی ہے اس کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور میں اس ایوان سے بھی درخواست کرتا ہوں کیونکہ یہ پنجاب کا ایوان ہے کہ ایک مذمتی قرارداد اس ایوان سے پاس ہو اور جو بھارت کا آفس اس وقت پاکستان میں موجود ہے وہ قرارداد اس آفس کے ذریعے بھارت تک پہنچائی جائے اور ان کو پیغام دیا جائے کہ اس وقت جو ہمارے کسان وہاں پر اپنی مانگیں مانگ رہے ہیں ان کے جائز مطالبات پورے کئے جائیں، ان لوگوں نے کسانوں کو بہت بے دردی کے ساتھ مارا ہے اور اس وقت تک 70 سے زیادہ کسان murder ہو چکے ہیں آپ کو پتا ہے کہ اس وقت سردی کا موسم ہے اور وہ کسان دسمبر کا پورا مہینہ سردی میں وہاں پر بیٹھے رہے ہیں لہٰذا ان کو انصاف دیا جائے اور ان کے جائز مطالبات پورے کئے جائیں۔ شکریہ

MR CHAIRMAN: Thank you. The House is adjourned to meet on Monday 1st February, 2021 at 2:00 pm.